مُنتخَب احادیث

دعوت وتبلیغ کی چھ صفات

سے متعلق

منتخب احادیث

کلمہ طیبہ

نماز

علم وذکر

اکرام مسلم

اخلاص نیت

بعن تصحیح نیت

دعوت وتبلیغ

تالیف

حضرت مولوی محمد یوسف کاندھلویؒ

ترتیب وترجمہ

مولوی محمد سعد صاحب کاندھلوی مدظلہ

ادارہ اشاعتِ دینیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ

idara

IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

اس کتاب میں اعراب کی غلطیوں کو درست کیا گیا ہے اور چند مقامات پر ضروری وضاحتیں پیش کی گئیں ہیں۔

نام کتاب: منتخب احادیث

Muntakhab Ahadith

تالیف: حضرت مولوی محمد یوسف کاندھلویؒ

باہتمام: محمد یونس

9788171014354 00000

ISBN: 81-7101-436-4

اشاعت ۲۰۰۷ء

Edition- 2007

TP-074-07

Published by

IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

168/2, Jha House, Hazrat Nizamuddin

New Delhi-110 013 (India)

Tel.: 2692 6832/33 Fax: +91-11-2632 2787

Email: **sales@idara.com idara@yahoo.com**

Visit us at: **www.idara.com**

Typesetted at: **DTP Division**

IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

P.O. Box 9795, Jamia Nagar, New Delhi-110025 (India)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے مسودہ میں سے ایک صفحہ کا عکس

الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وان تقيم الصلوة وتؤتي الزكوة
وتحج وتعتمر وتغتسل من الجنابة وان تتم الوضوء وتصوم رمضان قال فاذا فعلت ذلك
فانا مسلم قال نعم قال صدقت رواه ابن خزيمة عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم
في سوال جبرئيل اياه عن الاسلام قال فذكره ترغيب ص۱۲۲ رواه ابن حبان
تبلغ الحلية من المؤمن حيث يبلغ الوضوء رواه مسلم عن ابي هريرة ولفظ ابن خزيمة
[illegible] الحلية تبلغ مواضع الطهور ولفظ الشيخين عنه ان امتي يدعون يوم القيامة
غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم ان يطيل غرته فليفعل ترغيب ص۱۲۳
اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع
الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع
الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء
او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب رواه مسلم واللفظ له ومالك والترمذي
عن ابي هريرة ورواه مالك والنسائي وغيرهما عن عبد الله الصنابحي بلفظ اذا
توضأ العبد [illegible] فمضمض خرجت الخطايا من فيه فاذا استنثر خرجت الخطايا من
انفه فاذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه حتى تخرج من تحت اشفار عينيه فاذا
غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من تحت اظفار يديه فاذا مسح برأسه
خرجت الخطايا من رأسه حتى تخرج من اذنيه فاذا غسل رجليه خرجت الخطايا
من رجليه حتى تخرج من تحت اظفار رجليه ثم كان مشيه الى المسجد وصلاته نافلة
من [illegible] مفصلا عن عمرو بن عبسة وفي آخره بلال [illegible]

فہرست مضامین

مقدمہ	V
عرضِ مترجم	VIII
ابتدائیہ	XIV
کلمہ طیبہ	
ایمان	1
غیب کی باتوں پر ایمان	34
موت کے بعد پیش آنے والے حالات پر ایمان	73
تعمیلِ اوامر میں کامیابی کا یقین	110
نماز	
فرض نمازیں	133
باجماعت نماز	156
سنن ونوافل	189
خشوع وخضوع	232
وضو کے فضائل	245
مسجد کے فضائل واعمال	255
عِلم وذکر	
علم	261
قرآنِ کریم اور حدیث شریف سے اثر لینا	288
ذکر	
قرآنِ کریم کے فضائل	292

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل	326
رسول اللہ ﷺ سے منقول اذکار اور دعائیں	384
اکرامِ مسلم	
مسلمان کا مقام	427
حسنِ اخلاق	444
مسلمانوں کے حقوق	460
صلہ رحمی	525
مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا	535
مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنا	563
مسلمان کی مالی اعانت	570
اخلاصِ نیت یعنی تصحیحِ نیت	
اخلاص	579
اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کے ساتھ اور اجر و انعام کے شوق میں عمل کرنا	594
ریاکاری	599
دعوت و تبلیغ	
دعوت اور اُس کے فضائل	613
اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کے فضائل	648
اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کے آداب و اعمال	673
لایعنی سے بچنا	721
مراجع	741

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ وَدَعَا بِدَعْوَتِھِمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ!

یہ ایک حقیقت ہے جس کو بلا کسی توریہ و تملّق کے کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام کی وسیع ترین، قوی ترین اور مفید ترین دعوت، تبلیغی جماعت کی دعوت ہے جس کا مرکز، مرکزِ تبلیغ نظام الدین دہلی ہے۔[1] جس کا دائرۂ عمل و اثر صرف برصغیر نہیں اور صرف ایشیا بھی نہیں، متعدد براعظم اور ممالک اسلامیہ وغیر اسلامیہ ہیں۔

دعوتوں اور تحریکوں اور انقلابی واصلاحی کوششوں کی تاریخ بتلاتی ہے کہ جب کسی دعوت و تحریک پر کچھ زمانہ گزر جاتا ہے یا اس کا دائرۂ عمل وسیع سے وسیع تر ہو جاتا ہے (اور خاص طور پر جب اس کے ذریعہ نفوذ واثر اور قیادت کے منافع نظر آنے لگتے ہیں) تو اس دعوت و تحریک میں بہت سی ایسی خامیاں، غلط مقاصد اور اصل مقصد سے تغافل شامل ہو جاتا ہے جو اس دعوت کی

---

[1] اس اظہار واثبات میں دوسری مفید وضروری دعوتوں اور تحریکوں، حقائق اور ضروریات زمانہ سے آگہی اور وقت کے فتنوں سے مقابلہ کی صلاحیت پیدا کرنے والی مساعی اور تنظیموں کی نفی یا تحقیر مقصود نہیں ہے۔ تبلیغی دعوت وتحریک کی وسعت وافادیت کا صرف ایجابی انداز میں اظہار واقرار ہے۔

افادیت وتاثیر کو کم یا بالکل معدوم کر دیتا ہے۔ لیکن یہ تبلیغی دعوت ابھی تک (جہاں تک راقم کے علم و مشاہدہ کا تعلق ہے) بڑے پیانے پر ان آزمائشوں سے محفوظ ہے۔ اس میں ایثار و قربانی کا جذبہ، رضائے الٰہی کی طلب، اور حصولِ ثواب کا شوق، اسلام اور مسلمانوں کا احترام واعتراف، تواضع و انکسارِ نفس، فرائض کی ادائیگی کا اہتمام اور اس میں ترقی کا شوق، یادِ الٰہی اور ذکرِ خداوندی کی مشغولیت، غیر مفید اور غیر ضروری مشاغل و اعمال سے امکانی حد تک احتراز اور حصولِ مقصد و رضائے الٰہی کے لئے طویل سے طویل سفر اختیار کرنا اور مشقت برداشت کرنا شامل اور معمول بہ ہے۔

جماعت کی یہ خصوصیت اور امتیاز، داعیِ اول کے اخلاص، انابت الی اللہ، اس کی دعاؤں، جدّ و جہد و قربانی اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا و قبولیت کے بعد ان اصول وضوابط کا بھی نتیجہ ہے جو شروع سے اس کے داعیِ اول (حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ) نے اس کے لیے ضروری قرار دیئے اور جن کی ہمیشہ تلقین وتبلیغ کی گئی۔ وہ کلمہ طیبہ کے معانی وتقاضوں پر غور، فرائض وعبادات کے فضائل کا علم، علم وذکر کی فضیلت کا استحضار، ذکرِ خداوندی میں مشغولیت، اکرام مسلم اور مسلمان کے حق کی شناسائی و ادائیگی، ہر عمل میں تصحیح نیت و اخلاص، ترکِ مالا یعنی، اللہ کے راستہ میں نکلنے اور سفر کرنے کے فضائل وترغیبات کا استحضار اور شوق، یہ وہ عناصر اور خصائص تھے جنہوں نے اس دعوت کو ایک سیاسی، مادی تحریک اور استحصالِ فوائد، حصولِ جاہ ومنصب کا ذریعہ بننے سے محفوظ کر دیا اور وہ ایک خالص دینی دعوت اور حصولِ رضائے الٰہی کا ذریعہ رہی۔

یہ اصول وعناصر جو اس دعوت و جماعت کے لیے ضروری قرار دیئے گئے، کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں، اور وہ رضائے الٰہی کے حصول و دین کی حفاظت کے لیے ایک پاسبان ومحافظ کا درجہ رکھتے ہیں ان سب کے مآخذ کتابِ الٰہی اور سنت واحادیثِ نبوی ہیں۔

ضرورت تھی کہ ایک مستقل وعلیحدہ کتاب میں ان آیات واحادیث ومآخذت کو جمع کر دیا جاتا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس دعوت الی الخیر کے داعیِ ثانی مولانا محمد یوسف صاحبؒ (خلفِ رشید داعیِ اول حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ) نے جن کی نظر کتبِ احایث پر بہت وسیع اور گہری تھی، ان اصولوں، ضوابط واحتیاطوں کے مآخذت کو ایک کتاب میں جمع کر دیا اور اس میں پورے

استیعاب واستقصاء سے کام لیا، یہاں تک کہ یہ کتاب ان اصولوں وضوابط اور ہدایات کا مجموعہ نہیں بلکہ مَوسُوْعَہ[1] بن گئی جس میں بلا انتخاب واختصار ان سب کا علیٰ اختلافِ الدَّرَجات ذکر کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی تقدیر اور توفیقِ الٰہی کی بات ہے کہ اب یہ کتاب ان کے حَفِید[2] سعید عزیز القدر مولوی سعد صاحب اَطَالَ اللّٰہُ بَقَائَہٗ وَوَفَّقَہٗ لِاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ کی توجہ واہتمام سے شائع ہو رہی ہے اور اس کا افادہ عام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل وخدمت کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

ابوالحسن علی ندویؒ

دائرہ شاہ علم اللہ

رائے بریلی ۲۰ / ذیقعدہ ۱٤۱۸ھ

---

[1] جدید عربی میں دائرۃ المعارف کو موسوعہ بھی کہتے ہیں جس میں ہر چیز کا تعارف اور تشریح ہوتی ہے۔

[2] نبیرہ یعنی فرزندِ دختر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مترجم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔

[آل عمران : ١٦٤]

ترجمہ: حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا ہے جب کہ اُن ہی میں سے، اُن میں ایک ایسا عظیم الشان رسول بھیجا کہ (انسانوں میں سے ہونے کی وجہ سے اُن کے عالی صفات سے لوگ بے تکلف فائدہ اُٹھاتے ہیں) وہ رسول ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں (آیاتِ قرآنیہ کے ذریعہ ان کو دعوت دیتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں) ان کے اخلاق کو بناتے اور سنوارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی سنت اور طریقے کی تعلیم دیتے ہیں۔ بلاشبہ ان رسول کی تشریف آوری سے قبل یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ (آلِ عمران:۱۶۴)

درج بالا آیت کے ذیل میں اور اس موضوع پر حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ''حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت'' کے مقدمے میں تحریر فرمایا ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کارِ نبوت کے یہ فرائض عطا ہوئے ہیں، تلاوت قرآن کے ذریعے دعوت،

تزکیہ اور تعلیم کتاب وحکمت۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ صحیحہ کے نصوص سے یہ ثابت ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے نبی کے اتباع میں اُممِ عالم کی طرف مبعوث ہے۔ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(آل عمران: ١١٠)

ترجمہ: اے مسلمانو! تم بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی، اچھے کاموں کو بتاتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو۔

اُمتِ مسلمہ فرائضِ نبوت میں سے دعوتِ خیر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں نبی کی جانشین ہے۔ اس لئے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کارِ نبوت کے جو فرائض عطا ہوئے ہیں، تلاوتِ آیات کے ذریعہ دعوت، تزکیہ اور تعلیم کتاب وحکمت، یہ اعمال اُمتِ مسلمہ کے بھی ذمہ آگئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دعوت، تعلیم و تعلّم، ذکر وعبادت پر جان و مال خرچ کرنے والا بنایا۔ ان اعمال کو دوسرے اشغال پر ترجیح دی گئی اور ہر حال میں ان اعمال کی مشق کرائی گئی۔ ان اعمال میں انہماک کے ساتھ تکالیف اور شدائد پر صبر سکھلایا گیا۔ دوسرں کو نفع پہنچانے کے لئے اپنی جان و مال لگانے والا بنایا گیا اور وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ''اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت اور کوشش کیا کرو جیسا محنت کرنے کا حق ہے'' کی تعمیل میں نبیوں والے مزاج پر ریاضت ومجاہدہ اور قربانی وایثار کے وہ نقشے تیار ہوئے جن سے امت کا اعلیٰ ترین مجموعہ وجود میں آیا۔ جس دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والے یہ اعمال مجموعی طور پر عمومِ امت میں زندہ رہے اُس دور کے لئے خیر القرون کی شہادت دی گئی۔

پھر قرناً بعدَ قرنٍ خواص نے یعنی اکابرِ اُمت نے ان نبوی فرائض کی ادائیگی میں پوری توجہ اور کوشش مبذول فرمائی اور انہیں کے مجاہدات کا نور ہے جس سے کاشانۂ اسلام میں روشنی ہے۔

اِس دور میں اللہ جل شانہ نے حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے دل میں دین کے مٹنے پر سوز و فکر و بے چینی اور امت کے لئے درد، کڑھن اور غم اس درجے میں بھر دیا جو اُن کے وقت کے اکابر

کی نظر میں اپنی مثال آپ تھا۔ وہ ہر وقت جَمِیْعُ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو طریقے اللہ رب العزت کی طرف سے لائے ہیں" ان سب کو سارے عالم میں زندہ کرنے کے لیے مضطرب رہتے تھے اور وہ اس بات کے پورے جزم کے ساتھ داعی تھے کہ احیاءِ دین کے لئے جدو جہد اسی وقت مقبول اور مؤثر ہوگی جب کہ جدو جہد میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ زندہ ہو۔ ایسے داعی تیار ہوں جو اپنے علم و عمل، فکر و نظر، طریقِ دعوت اور ذوق و حال میں انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص مناسبت رکھتے ہوں۔ صحتِ ایمان، اور ظاہری عملِ صالح کے ساتھ ان کے باطنی احوال بھی منہاجِ نبوت پر ہوں۔ محبتِ الٰہی، خشیتِ الٰہی، تعلق مع اللہ کی کیفیت ہو۔ اخلاق و عادات و شمائل میں اتباعِ سنن نبوی کا اہتمام ہو۔ حُبّ للہ، بُغض للہ، رأفت و رحمت بالمسلمین اور شفقت علی الخلق ان کی دعوت کا محرک ہو اور انبیاء علیہم السلام کے بار بار دہرائے ہوئے اصول کے مطابق سوائے اجرِ الٰہی کی طلب کے کوئی مقصود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے احیائے دین کی ایسی دھن ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال قربان کرنے کا شوق انہیں کھینچے کھینچے لئے پھرتا ہو اور جاہ و منصب، مال و دولت، عزت و شہرت، نام و نمود اور ذاتی آرام و آسائش کا کوئی خیال راہ میں مانع نہ ہو۔ ان کا اُٹھنا بیٹھنا، بولنا چالنا غرض ان کی زندگی کی ہر جنبش و حرکت اسی ایک سمت میں سمٹ کر رہ جائے۔

جدو جہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ زندہ کرنے اور زندگی کے تمام شعبوں کو اللہ جل شانہ کے اوامر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر لانے اور کام کرنے والوں میں یہ صفات پیدا کرنے کے لئے چھ نمبر مقرر کیے گئے۔ اس وقت کے اہلِ حق علماء و مشائخ نے تائید فرمائی۔ ان کے فرزندِ رشید حضرت مولانا محمد یوسفؒ نے اپنی داعیانہ و مجاہدانہ زندگی اس کام کو اسی نہج پر بڑھانے اور ان صفات کے حامل مجمع کو تیار کرنے کی کوشش میں کھپا دی۔ ان عالی صفات کے بارے میں حدیث، سیرت اور تاریخ کی معتبر کتب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے واقعات نمونہ کے طور پر "حیاۃ الصحابہ" کی تین جلدوں میں جمع کیے۔ یہ کتاب ان کی حیات میں ہی بحمد اللہ شائع ہوگئی۔

مولانا محمد یوسفؒ نے ان صفات (چھ نمبروں) کے بارے میں منتخب احادیثِ پاک کا

مجموعہ بھی تیار کرلیا تھا لیکن اس کی ترتیب وتکمیل کے آخری مراحل سے قبل ہی وہ اس عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ متعدد خدّام ورفقاء سے حضرتؒ نے اس مجموعہ کی تیاری کا ذکر فرمایا اور اس پر حضرتؒ، اللہ جل شانہ کا شکر اور اپنی خوشی کا اظہار فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے دل میں کیا کیا عزائم تھے اور اس کے ہر ہر رنگ کو وہ کس طرح اُجاگر کرکے دلنشیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی طرح مقدر تھا۔ اب اُس "**منتخب احادیث**" کا مجموعہ اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ میں آسان، عام فہم زبان اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حدیث کے مفہوم کی وضاحت کے لئے بعض مقامات پر قوسین کی عبارت اور فائدہ کو اختصار کے ساتھ تحریر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ چونکہ مولانا محمد یوسفؒ کو اپنی کتاب کے مسودہ پر نظرِ ثانی کا موقع نہیں ملا تھا اس لیے اس میں کافی محنت کرنی پڑی جس میں متنِ حدیث کی درستگی، رواۃِ حدیث کی جرح و تعدیل، حدیث کی تصحیح وتحسین، وتضعیف، شرح غریب الحدیث وغیرہ بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں جو مراجع پیش نظر رہے ان کی فہرست کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔

اس تمام کام میں بقدرِ استطاعت احتیاط کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس کام میں بھرپور اعانت فرمائی ہے۔ اللہ جل شانہ ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ بشری لغزشیں ممکن ہیں۔ حضراتِ علماء سے درخواست ہے کہ جو چیز اصلاح کے لیے ضروری خیال فرمائیں اس سے مطلع فرمائیں۔

یہ مجموعہ جس مقصد کے لئے حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمایا تھا اور اس کی اہمیت کو جس طرح حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے واضح فرمایا اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو ہر قسم کی ترمیم اور اختصار سے محفوظ رکھا جائے۔

حق تعالیٰ جل شانہ نے جن عالی علوم کی تبلیغ و اشاعت کے لئے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو ذریعہ بنایا ان علوم سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس علم کے مطابق یقین بنایا جائے۔ اللہ رب العزت کے عالی فرمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات کو پڑھتے اور سنتے وقت اپنے آپ کو کچھ نہ جاننے والا سمجھا جائے یعنی انسانی

مشاہدہ پر سے یقین ہٹایا جائے، غیب کی خبروں پر یقین لایا جائے، جو کچھ پڑھا اور سنا جائے اسے دل سے سچا مانا جائے۔ جب قرآنِ کریم پڑھنے یا سننے بیٹھا جائے تو یوں سمجھا جائے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مجھ سے مخاطب ہے۔ کلام کو پڑھتے اور سنتے وقت صاحبِ کلام کی عظمت جتنی طاری ہوگی اور اس کلام کی طرف جتنی توجہ ہوگی اسی قدر کلام کا اثر زیادہ ہوگا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

﴿وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ﴾ (المائدہ:۸۳)

ترجمہ: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو (قرآنِ کریم کے تاثر سے) آپ ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (المائدہ:۸۳)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا:

﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝﴾ (الزمر: ۱۷، ۱۸)

ترجمہ: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر:۱۷،۱۸)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِى السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ، قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ

(رواه البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ

تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے رعب و ہیبت کی وجہ سے کانپ اُٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسا چکنے پتھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے (یوں جب فرشتوں پر حکم واضح ہوجاتا ہے تو وہ اُس کی تعمیل میں لگ جاتے ہیں)۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ : اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ (رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی (اہم) بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ اس کو سمجھ لیا جائے۔ اس لئے مناسب ہے کہ حدیث پاک کو تین مرتبہ دھیان سے پڑھا جائے یا سنایا جائے۔ محبت اور ادب کے ساتھ پڑھنے اور سننے کی مشق ہو۔ باتیں نہ کی جائیں۔ باوضو دوزانو بیٹھنے کی کوشش ہو۔ سہارا نہ لگایا جائے۔ نفس کے مجاہدے کے ساتھ اس علم میں مشغول ہوں۔ مقصد یہ ہے کہ دل قرآن وحدیث سے اثر لینے لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کا یقین پیدا ہوکر دین کی ایسی طلب پیدا ہو کہ ہر عمل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور مسائل علماء حضرات سے معلوم کرکے عمل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

اب اس کتاب کی ابتداء اُس خطبہ کے ابتدائی حصے سے کی جاتی ہے جو حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب ''امانی الاحبار شرح معانی الآثار'' کے لئے تحریر فرمایا تھا۔

محمد سعد کاندھلوی
مدرسہ کاشف العلوم
بستی حضرت نظام الدین اولیاء، نئی دہلی

۸/ جمادی الاولی ۱۴۲۱ھ
مطابق ۷/ ستمبر ۲۰۰۰ء

ابتدائیہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ لِیُفِیْضَ عَلَیْهِ النِّعَمَ الَّتِیْ لَا یُفْنِیْهَا مُرُوْرُ الزَّمَانِ مِنْ خَزَائِنِهِ الَّتِیْ لَا تَنْقُصُهَا الْعَطَایَا وَلَا تَبْلُغُهَا الْاَذْهَانُ وَاَوْدَعَ فِیْهِ الْجَوَاهِرَ الْمَكْنُوْنَةَ الَّتِیْ بِاتِّصَافِهَا یَسْتَفِیْدُ مِنْ خَزَائِنِ الرَّحْمٰنِ وَیَفُوْزُبِهَا اَبَدَ الْآبَادِ فِیْ دَارِ الْجِنَانِ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ الَّذِیْ اُعْطِیَ بِشَفَاعَةِ الْمُذْنِبِیْنَ وَاُرْسِلَ رَحْمَةً لِلْعٰلَمِیْنَ وَاصْطَفَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بِالسِّیَادَةِ وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَاجْتَبَاهُ لِتَشْرِیْحِ مَا عِنْدَهٗ مِنَ الْعَطَایَا وَالنِّعَمِ فِیْ خَزَائِنِهِ الَّتِیْ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی وَكَشَفَ مِنْ ذَاتِهِ الْعُلِّیَّةِ عَلَیْهِ مَالَمْ یَكْشِفْ عَلٰی اَحَدٍ وَمِنْ صِفَاتِهِ الْجَلِیْلَةِ الَّتِیْ لَمْ یَطَّلِعْ عَلَیْهَا اَحَدٌ لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَانَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَشَرَحَ صَدْرَهُ الْمُبَارَكَ لِاِدْرَاكِ مَااُوْدِعَ فِی الْاِنْسَانِ مِنَ الْاِسْتِعْدَادَاتِ الَّتِیْ بِهَا یَتَقَرَّبُ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی حَقَّ التَّقَرُّبِ وَیَسْتَعِیْنُهٗ فِیْ اُمُوْرِ دُنْیَاهُ وَآخِرَتِهٖ وَعَلَّمَهٗ طُرُقَ تَصْحِیْحِ الْاَعْمَالِ الَّتِیْ تَصْدُرُ مِنَ الْاِنْسَانِ فِیْ كُلِّ حِیْنٍ وَآنٍ فَبِصِحَّتِهَا یَنَالُ الْفَوْزَ فِی الدَّارَیْنِ وَبِفَسَادِهَا الْحِرْمَانَ وَالْخُسْرَانَ وَرَضِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الصَّحَابَةِ الْكِرَامِ الَّذِیْنَ اَخَذُوْا عَنِ النَّبِیِّ الْاَطْهَرِ الْاَكْرَمِ ﷺ الْعُلُوْمَ الَّتِیْ صَدَرَتْ مِنْ مِشْكٰوةِ نُبُوَّتِهٖ فِیْ كُلِّ حِیْنٍ اَكْثَرَ مِنْ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ فَاَخَذُوا الْعُلُوْمَ بِاَسْرِهَا وَكَمَالِهَا فَوَعَوْهَا وَحَفِظُوْهَا حَقَّ الْوَعْیِ وَالْحِفْظِ وَصَحِبُوا النَّبِیَّ ﷺ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَشَهِدُوْا مَعَهُ الدَّعْوَةَ وَالْجِهَادَ وَالْعِبَادَاتِ وَالْمُعَامَلَاتِ وَالْمُعَاشَرَاتِ فَتَعَلَّمُوا الْاَعْمَالَ عَلٰی طَرِیْقَتِهٖ بِالْمُصَاحَبَةِ فَهَنِیْئًا لَهُمْ حَیْثُ اَخَذُوا الْعُلُوْمَ عَنْهُ بِالْمُشَافَهَةِ الْعَمَلِ بِهَا بِلَا وَاسِطَةٍ ثُمَّ لَمْ یَقْتَصِرُوْا عَلٰی نُفُوْسِهِمُ الْقُدْسِیَّةِ بَلْ قَامُوْا وَبَلَّغُوا كُلَّ مَاوَعَوْهُ وَحَفِظُوْهُ مِنَ الْعُلُوْمِ وَالْاَعْمَالِ حَتّٰی مَلَأُوا الْعَالَمَ بِالْعُلُوْمِ الرَّبَّانِیَّةِ وَالْاَعْمَالِ الرُّوْحَانِیَّةِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ فَصَارَ الْعَالَمُ دَارَالْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ وَالْاِنْسَانُ مَنْبَعَ النُّوْرِ وَالْهِدَایَةِ وَمَصْدَرَ الْعِبَادَةِ وَالْخِلَافَةِ۔

ترجمہ:

تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی کے لئے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا تا کہ انسان پر اپنی وہ نعمتیں جو زمانہ کے گزرنے سے ختم نہیں ہوتیں لٹائے، وہ نعمتیں ایسے خزانوں میں ہیں جو کہ عطا کرنے سے گھٹتے نہیں اور جن تک انسانوں کے ذہنوں کی رسائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر صلاحیتوں کے ایسے جوہر چھپا رکھے ہیں جن کو بروئے کار لا کر انسان، رحمٰن کے خزانوں سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور وہ اُن ہی صلاحیتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کی جنت میں رہنے کی سعادت بھی حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ کی رحمت اور درود وسلام ہو محمد ﷺ پر جو تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں، جن کو گنہگاروں کی شفاعت کرنے کا اعزاز دیا گیا ہے، جن کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا، جن کو اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ اور قلم بنانے سے پہلے تمام نبیوں اور رسولوں کی سرداری اور بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کا شرف عطا کرنے کے لئے چُنا اور جن کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لامحدود خزانوں میں جو نعمتیں ہیں ان کی تفصیل بیان کریں اور اُن کو اپنی ذاتِ عالی کے وہ علوم ومعارف عطا کئے جو اَب تک کسی پر نہیں کھولے تھے اور اپنی جلیل القدر صفات ان پر منکشف فرمائیں جن کو کوئی نہیں جانتا تھا نہ کوئی مُقرَّب فرشتہ نہ کوئی نبی مرسَل، اور ان کے سینہ مبارک کو ان صلاحیتوں کے ادراک کے لئے کھول دیا جو اللہ تعالیٰ نے انسان میں ودیعت فرمائی ہیں جن فطری صلاحیتوں سے بندے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرتے ہیں ان صلاحیتوں سے بندے اپنی دنیا و آخرت کے امور میں مدد حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان سے ہر لحہ صادر ہونے والے اعمال کی درستگی کے طریقوں کا علم دیا، کیوں کہ دُنیا و آخرت کی کامیابی کا مدار اعمال کی درستگی پر ہے۔ جیسے ان کی خرابی دونوں جہان میں محرومی وخسارہ کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جنھوں نے نبی اطہر واکرم سے اُن علوم کو پورا اور اکمل درجہ میں حاصل کیا جن علوم کی تعداد درختوں کے پتوں اور بارش کے قطروں سے زیادہ ہے

اور جن کا ظہور چراغ نبوت سے ہر وقت ہوتا تھا پھر انہوں نے اُن علوم کو ایسا یاد کیا اور محفوظ رکھا، جیسا کہ یاد کرنے اور محفوظ رکھنے کا حق ہے۔ وہ سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے اور اُن کے ساتھ دعوت و جہاد، عبادات، معاملات اور معاشرت کے مواقع میں شریک رہے پھر ان اعمال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر آپ کے ساتھ رہ کر سیکھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو مبارک ہو جنہوں نے بغیر کسی واسطے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمُشافہ علوم اور اُن پر عمل سیکھا پھر انہوں نے ان علوم کو صرف اپنے نفوسِ قُدسیہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ جو علوم و معارف ان کے دلوں میں محفوظ تھے اور جن اعمال کو وہ کرنے والے تھے وہ دوسروں تک پہنچائے اور سارے عالم کو علوم ربانیہ اور اعمال روحانیہ مصطفویہ سے بھر دیا۔ چنانچہ اُس کے نتیجہ میں سارا عالم عِلم، اور اہلِ عِلم کا گہوارہ بن گیا اور انسان نور و ہدایت کا سر چشمہ بن گئے اور عبادت و خلافت کی بنیاد پر آ گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۂ طیّبہ

ایمان

ایمان لغت میں کسی کی بات کو کسی کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ہے، اور دین کی خاص اصطلاح میں خبرِ رسول کو بغیر مشاہدہ کے محض رسول کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ایمان ہے۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلاَّ نُوْحِیٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ [الانبیاء:٢٥]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے میری ہی عبادت کرو۔ (انبیاء:٢٥)

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ﴾ [الانفال:۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والے تو وہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں اُن کے ایمان کو قوی تر کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔ (انفال:۲)

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ فَسَیُدْخِلُھُمْ فِیْ رَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَفَضْلٍ لا وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْہِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا﴾ [النساء: ۱۷۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اچھی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریں گے اور انہیں اپنے تک پہنچنے کا سیدھا راستہ دکھائیں گے (جہاں انہیں رہنمائی کی ضرورت پیش آئے گی ان کی دستگیری فرمائیں گے)۔ (نساء:۱۷۵)

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ﴾ [المؤمن:۵۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور قیامت کے دن بھی مدد کریں گے جس دن اعمال لکھنے والے فرشتے گواہی دینے کھڑے ہوں گے۔ (مؤمن:۵۱)

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ﴾ [الانعام:۸۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی ملاوٹ نہیں کی، امن انہی کے لئے ہے اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں۔ (انعام:۸۲)

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ﴾ [البقرۃ:۱۶۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔
(بقرہ:۱۶۵)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾
[الانعام: ١٦٢]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے کہ بیشک میری نماز اور میری ہر عبادت، میرا جینا اور مرنا، سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو سارے جہاں کے پالنے والے ہیں۔ (انعام:۱۶۵)

احادیثِ نبویہ

﴿ 1 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً، فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ، وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ رواه مسلم، باب بيان عدد شعب الايمان......، رقم: ١٥٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل شاخ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کہنا ہے اور ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیزوں کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔ (مسلم)

فائدہ : حیا کی حقیقت یہ ہے کہ وہ انسان کو غلط کام سے بچنے پر آمادہ کرتی ہے اور صاحب حق کے حق میں کوتاہی کرنے سے روکتی ہے۔

﴿ 2 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْکَلِمَةَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ فَرَدَّهَا عَلَیَّ فَهِیَ لَهٗ نَجَاةٌ۔ رواه احمد ٦/١

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کلمہ کو قبول کرلے جس کو میں نے اپنے چچا (ابوطالب) پر (ان کے انتقال کے وقت) پیش کیا تھا اور

انہوں نے اُسے رد کردیا تھاوہ کلمہ اس شخص کے لئے نجات (کا ذریعہ) ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 3 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : جَدِّدُوا اِيْمَانَكُمْ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ نُجَدِّدُ اِيْمَانَنَا؟ قَالَ: اَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔

رواه احمد والطبرانی واسناد احمد حسن، الترغيب ٢/٤١٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ایمان کوتازہ کرتے رہا کرو۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم اپنے ایمان کوکس طرح تازہ کریں؟ ارشاد فرمایا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کوکثرت سے کہتے رہا کرو۔ (مسند احمد، طبرانی، ترغیب)

﴿ 4 ﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآاِلٰهَ اِلَّااللهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلهِ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة، رقم: ٣٣٨٣

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ہے اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلهِ ہے۔ (ترمذی)

فائدہ : لَآاِلٰهَ اِلَّااللهُ سب سے افضل اس لئے ہے کہ سارے دین کا دارومدار ہی اس پر ہے اس کے بغیر نہ ایمان صحیح ہوتا ہے اور نہ کوئی مسلمان بنتا ہے اَلْحَمْدُ لِلهِ کو افضل دعا اس لئے فرمایا گیا کہ کریم کی تعریف کا مطلب سوال ہی ہوتا ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا نام ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 5 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَاقَالَ عَبْدٌ: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِیَ اِلَى الْعَرْشِ مَااجْتُنِبَ الْكَبَائِرَ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب دعاء ام سلمة رضی الله عنها، رقم: ٣٥٩٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جب) کوئی بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہتا ہے تو اس کلمہ کے لئے یقینی طور پر آسمان کے

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے۔یعنی فوراً قبول ہوتا ہے بشرطیکہ وہ کلمہ کہنے والا کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔ (ترمذی)

فائدہ: اخلاص کے ساتھ کہنا یہ ہے کہ اس میں ریا اور نفاق نہ ہو۔

کبیرہ گناہوں سے بچنے کی شرط جلد قبول ہونے کے لئے ہے۔اور اگر کبیرہ گناہوں کے ساتھ بھی کہا جائے تو نفع اور ثواب سے اس وقت بھی خالی نہیں۔ (مرقاۃ)

﴿6﴾ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ شَدَّادٌ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَاضِرٌ يُصَدِّقُهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هَلْ فِيْكُمْ غَرِيْبٌ يَعْنِيْ اَهْلَ الْكِتَابِ؟ قُلْنَا: لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَاَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ وَقَالَ: اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَقُوْلُوْا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَرَفَعْنَا اَيْدِيَنَا سَاعَةً، ثُمَّ وَضَعَ ﷺ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ بَعَثْتَنِيْ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ وَاَمَرْتَنِيْ بِهَا وَوَعَدْتَنِيْ عَلَيْهَا الْجَنَّةَ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ۔ رواہ احمد والطبرانی والبزار ورجالہ موثقون،مجمع الزوائد ١٦٤/١

حضرت یعلیٰ بن شدّاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شدّاد رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ بیان فرمایا اور حضرت عُبادہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت موجود تھے اس واقعہ کی تصدیق فرمائی کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کوئی اجنبی (غیر مسلم) تو مجمع میں نہیں؟ ہم نے عرض کیا: کوئی نہیں۔ارشاد فرمایا: دروازہ بند کردو۔اس کے بعد ارشاد فرمایا: ہاتھ اٹھاؤ اور کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھے (اور کلمہ طیبہ پڑھا) پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ نیچے کرلیا۔پھر فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اے اللہ آپ نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس (کلمہ کی تبلیغ) کا مجھے حکم فرمایا ہے اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور آپ وعدہ خلاف نہیں ہیں۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: خوش ہوجاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (مُسْنَد احمد، طَبْرَانی بزار،مَجْمَعُ الزَّوائِد)

﴿7﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ:

وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ . رواه البخاري باب الثياب البيض، رقم: ٥٨٢٧

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو بندہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور پھر اسی پر اس کی موت آجائے تو وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ہاں) اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو۔ ابوذر کے عَلَی الرَّغْم وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ (بخاری)

فائدہ: عَلَی الرَّغْم عربی زبان کا ایک خاص محاورہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں یہ کام ناگوار بھی ہو اور تم اس کا نہ ہونا بھی چاہتے ہو تب بھی یہ ہو کر رہے گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو حیرت تھی کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کے باوجود جنت میں کیسے داخل ہوگا جبکہ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ گناہوں پر سزا دی جائے لہٰذا نبی کریم ﷺ نے ان کی حیرت دور کرنے کے لئے فرمایا خواہ ابوذر کو کتنا ہی ناگوار گزرے وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اب اگر اس نے گناہ بھی کئے ہوں گے تو ایمان کے تقاضے سے وہ توبہ استغفار کر کے گناہ معاف کرالے گا یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معاف فرما کر بغیر کسی عذاب کے ہی یا گناہوں کی سزا دینے کے بعد بہر حال جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔

علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث شریف میں کلمہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے مراد پورے دین و توحید پر ایمان لانا ہے اور اس کو اختیار کرنا ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿8﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتّٰى لَا يُدْرٰى مَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسُكٌ وَيُسْرٰى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فِيْ لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقٰى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ وَيَبْقٰى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْعَجُوْزُ الْكَبِيْرَةُ يَقُوْلُوْنَ اَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَنَحْنُ نَقُوْلُهَا. قَالَ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ

لِحُذَيْفَةَ: فَمَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ لَا يَدْرُوْنَ مَاصِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسُكٌ؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ فَرَدَّدَهَا عَلَيْهِ ثَلٰثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: يَا صِلَةُ تُنَجِّيْهِمْ مِنَ النَّارِ۔ رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ٤٧٣/٤

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح کپڑے کے نقش ونگار گھس جاتے ہیں اور ماند پڑ جاتے ہیں اسی طرح اسلام بھی ایک زمانہ میں ماند پڑ جائے گا یہاں تک کہ کسی شخص کو یہ علم تک نہ رہے گا کہ روزہ کیا چیز ہے اور صدقہ وحج کیا چیز ۔ایک شب آئے گی کہ قرآن سینوں سے اٹھالیا جائے گا اور زمین پر اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہے گی۔ متفرق طور پر کچھ بوڑھے مرد اور کچھ بوڑھی عورتیں رہ جائیں گی جو یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سنا تھا اس لئے ہم بھی یہ کلمہ پڑھ لیتے ہیں۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد صِلَہ نے پوچھا: جب انہیں روزہ،صدقہ اور حج کا بھی علم نہ ہوگا تو بھلا صرف یہ کلمہ انہیں کیا فائدہ دے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔انہوں نے تین بار یہی سوال دہرایا ہر بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اعراض کرتے رہے ان کے تیسری مرتبہ (اصرار) کے بعد فرمایا: صِلَہ! یہ کلمہ ہی ان کو دوزخ سے نجات دلائے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 9 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَفَعَتْهُ يَوْمًا مِنْ دَهْرِهٖ يُصِيْبُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا اَصَابَهُ.

رواه البزار والطبراني ورواته رواة الصحيح، الترغيب ٤١٤/٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اس کو یہ کلمہ ایک دن (یوم قیامت) ضرور فائدہ دے گا (نجات دلائے گا) اگرچہ اُس کو کچھ نہ کچھ سزا پہلے بھگتنا پڑے۔ (بزار،طبرانی،ترغیب)

﴿ 10 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوَصِيَّةِ نُوْحٍ ابْنَهٗ؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: اَوْصٰى نُوْحٌ ابْنَهٗ فَقَالَ لِابْنِهٖ: يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اُوْصِيْكَ بِاثْنَتَيْنِ وَاَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ۔ اُوْصِيْكَ بِقَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَوُضِعَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ فِيْ كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ

حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَی اللّٰہِ، وَبِقَوْلِ! سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ، فَاِنَّھَا عِبَادَۃُ الْخَلْقِ، وَبِھَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُھُمْ، وَاَنْھَاکَ عَنِ اثْنَتَیْنِ، الشِّرْکِ وَالْکِبْرِ، فَاِنَّھُمَا یَحْجُبَانِ عَنِ اللّٰہِ۔ (الحدیث) رواہ البزاروفیہ محمد بن اسحاق وھو مدلس وھو ثقۃ وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/۹۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ وصیت نہ بتاؤں جو (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو کی تھی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا: (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو وصیت میں فرمایا: میرے بیٹے! تم کو دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ ایک تو میں تمہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کہنے کا حکم کرتا ہوں کیونکہ اگر یہ کلمہ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور تمام آسمان وزمین کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے گا اور اگر تمام آسمان وزمین کا ایک گھیرا ہو جائے تو بھی یہ کلمہ اس گھیرے کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ کر رہے گا۔ دوسری چیز جس کا حکم دیتا ہوں وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کا پڑھنا ہے کیونکہ یہ تمام مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے مخلوقات کو روزی دی جاتی ہے۔ اور میں تم کو دو باتوں سے روکتا ہوں شرک سے اور تکبر سے کیونکہ یہ دونوں برائیاں بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں۔

(بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 11 ﴾ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَا یَقُوْلُھَا رَجُلٌ یَحْضُرُہُ الْمَوْتُ اِلَّا وَجَدَ رُوْحُہُ لَھَا رَوْحًا حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ جَسَدِہٖ وَکَانَتْ لَہُ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ رواہ ابو یعلی ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۳/۶۷

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے ایسا شخص پڑھے جس کی موت کا وقت قریب ہو تو اس کی روح جسم سے نکلتے وقت اس کلمہ کی بدولت ضرور راحت پائے گی اور کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے) (ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿ 12 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ) اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ شَعِیْرَۃً ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ

قَالَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً.

(وهو جزء من الحديث) رواه البخاري، باب قول الله تعالى: لما خلقت بيدي، رقم: ٧٤١٠

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ایک جَو کے وزن کے برابر بھی بھلائی ہوگی (یعنی ایمان ہوگا) پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی۔ (یعنی ایمان ہوگا) پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرّہ برابر بھی خیر ہوگی۔ (بخاری)

﴿ 13 ﴾ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ اَوْ ذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْيُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا۔ رواه احمد ٤/٦

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: روئے زمین پر کسی شہر، گاؤں، صحرا کا کوئی گھر یا خیمہ ایسا باقی نہیں رہے گا جہاں اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمہ کو داخل نہ فرمادیں، ماننے والے کو کلمہ والا بنا کر عزت دیں گے نہ ماننے والے کو ذلیل فرمائیں گے پھر وہ مسلمانوں کے ماتحت بن کر رہیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 14 ﴾ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَوبْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِيْ طَوِيْلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ اِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُوْلُ: يَا اَبَتَاهُ! اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا قَالَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ: اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًارَسُوْلُ اللّٰهِ، اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَلٰثٍ، لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّيْ، وَلَا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ قَدِاسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ، فَلَوْمُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلَاُ بَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِيْ قَالَ: مَالَكَ يَاعَمْرُو؟ قَالَ قُلْتُ: اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ: تَشْتَرِطُ

بِمَاذَا؟قُلْتُ: اَنْ يُغْفَرَلِيْ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ ؟ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ؟ وَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَجَلَّ فِيْ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ اُطِيْقُ اَنْ اَمْلَاَعَيْنَيَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهٗ وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهٗ مَااَطَقْتُ لِاَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَمْلَاُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِيْنَا اَشْيَاءَ مَا اَدْرِيْ مَا حَالِيْ فِيْهَا فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَسُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا ثُمَّ اَقِيْمُوا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَاتُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ،وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ۔

رواہ مسلم،باب کون الإسلام یھدم ما قبلہ......،رقم ۳۲۱

حضرت ابن شماسہ مہری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے آخری وقت میں موجود تھے۔ وہ زارو قطار رو رہے تھے اور دیوار کی طرف اپنا رخ کئے ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادے ان کو تسلی دینے کے لئے کہنے لگے ابا جان! کیا نبی کریم ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ یعنی آپ کو تو نبی کریم ﷺ نے بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے (دیوار کی طرف سے) اپنا رخ بدلا اور فرمایا سب سے افضل چیز جو ہم نے (آخرت کے لئے) تیار کی ہے وہ اس بات کی شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ میری زندگی کے تین دور گذرے ہیں۔ ایک دور تو وہ تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور شخص نہ تھا اور جبکہ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح آپ پر میرا قابو چل جائے تو میں آپ کو مار ڈالوں۔ یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا، اگر (خدانخواستہ) میں اس حال پر مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کا حق ہونا ڈال دیا تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: اپنا ہاتھ مبارک بڑھایئے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھا دیا، میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ آپؐ نے فرمایا: عمرو یہ کیا؟ میں نے عرض کیا: میں کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں۔ فرمایا: کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ کہ میرے سب گناہ معاف ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے گناہوں کا تمام قصہ ہی پاک

کر دیتا ہے اور ہجرت بھی پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتی ہے اور حج بھی پچھلے سب گناہ ختم کر دیتا ہے۔ یہ دوَر وہ تھا جب کہ آپ سے زیادہ پیارا، آپ سے زیادہ بزرگ و برتر میری نظر میں کوئی اور نہ تھا۔ آپ کی عظمت کی وجہ سے میری یہ تاب نہ تھی کہ کبھی آپ کو نظر بھر کر دیکھ سکتا، اگر مجھ سے آپ کی صورت مبارک پوچھی جائے تو میں کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ میں نے کبھی پوری طرح آپ کو دیکھا ہی نہیں۔ کاش اگر میں اس حال پر مر جاتا تو امید ہے کہ جنتی ہوتا۔ پھر ہم کچھ چیزوں کے متولی اور ذمہ دار بنے اور نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا حال ان چیزوں میں کیا رہا (یہ میری زندگی کا تیسرا دور تھا) اچھا دیکھو جب میری وفات ہو جائے تو میرے (جنازے کے) ساتھ کوئی واویلا اور شور وشغب کرنے والی عورت نہ جانے پائے نہ (زمانہ جاہلیت کی طرح) آگ میرے جنازے کے ساتھ ہو۔ جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر اچھی طرح مٹی ڈالنا اور جب (فارغ ہو جاؤ) تو میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اُونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہاری وجہ سے میرا دل لگا رہے اور مجھے معلوم ہو جائے کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کے جوابات کیا دیتا ہوں۔ (مسلم)

﴿ 15 ﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ۔ رواه مسلم، باب غلظ تحريم الغلول......، رقم: ٣٠٩

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خطاب کے بیٹے! جاؤ، لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے۔ (مسلم)

﴿ 16 ﴾ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : وَيْحَكَ يَا اَبَا سُفْيَانَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاَسْلِمُوا تَسْلَمُوا۔ (وهو بعض الحديث) رواه الطبراني وفيه حرب بن الحسن الطحان وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ٦/ ٢٥٠

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ابوسفیان سے) ارشاد فرمایا: ابوسفیان تمہاری حالت پر افسوس ہے۔ میں تو تمہارے پاس دنیا و آخرت (کی بھلائی) لے کر آیا ہوں، تم اسلام قبول کر لو، سلامتی میں آ جاؤ گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 17 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُوْنَ، ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى شَيْءٍ.

رواه البخاري، باب كلام الرب تعالى يوم القيامة ......، رقم: ٧٥٠٩

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرما دیجئے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی (ایمان) ہو، (اللہ تعالیٰ میری اس شفاعت کو قبول فرمالیں گے) اور وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرما دیجئے جس کے دل میں ذرا سا بھی (ایمان) ہو۔ (بخاری)

﴿ 18 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: اَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا قَدِاسْوَدُّوْا، فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟.

رواه البخاري، باب تفاضل اهل الايمان في الاعمال، رقم: ٢٢

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو چکے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی دوزخ سے نکال لو چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا۔ ان کی حالت یہ ہوگی کہ جل کر سیاہ فام ہو گئے ہوں گے۔ اس کے بعد ان کو نہرِ حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح (فوری طور پر تر و تازہ ہو کر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوری) اُگ آتا ہے۔ کبھی تم نے غور کیا ہے کہ وہ کیسا زرد بل کھایا ہوا نکلتا ہے۔ (بخاری)

﴿ 19 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ!

مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ.

(الحديث) رواه الحاكم و صححه، ووافقه الذهبي ١/١٣، ١٤

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم کو اپنے اچھے عمل سے خوشی ہو اور اپنے بُرے کام پر رنج ہو تو تم مؤمن ہو۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 20 ﴾ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم رَسُوْلًا.

رواه مسلم، باب الدليل على ان من رضى بالله ربا.....، رقم: ١٥١

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا: ایمان کا مزہ اس نے چکھا (اور ایمان کی لذت اُسے ملی) جو اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر راضی ہو جائے۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اسلام کے مطابق عمل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی محبت کے ساتھ ہو جس کو یہ بات نصیب ہو گئی یقیناً ایمانی لذت میں بھی اس کا حصہ ہو گیا۔

﴿ 21 ﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.

رواه البخاري، باب حلاوة الايمان، رقم: ١٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس شخص سے بھی محبت ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیّت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ (بخاری)

﴿ 22 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ، وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ، وَاَعْطٰی لِلّٰہِ، وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ.

رواہ ابو داؤد، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان و نقصانہ، رقم: ٤٦٨١

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت کی اور اسی کے لئے دشمنی کی اور (جس کو دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دیا اور (جس کو نہیں دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے نہیں دیا تو اس نے ایمان کی تکمیل کرلی۔

(ابو داؤد)

﴿ 23 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ لِاَبِیْ ذَرٍّ: یَااَبَاذَرٍّ! اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ؟ قَالَ: اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اَلْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ.

رواہ البیہقی فی شعب الإیمان ٧/ ٧٠

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: بتلاؤ ایمان کی کون سی کڑی زیادہ مضبوط ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو زیادہ علم ہے (لہٰذا آپ ﷺ ہی ارشاد فرمائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی کے لئے باہمی تعلق وتعاون ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے بغض وعداوت ہو۔ (بیہقی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ایمانی شعبوں میں سب سے زیادہ جاندار اور پائیدار شعبہ یہ ہے کہ بندے کا دنیا میں جس کے ساتھ جو برتاؤ ہو، خواہ تعلق کا ہو یا ترکِ تعلق کا، محبت ہو یا عداوت، وہ اپنے نفس کے تقاضے سے نہ ہو، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور انہی کے حکم کے ماتحت ہو۔

﴿ 24 ﴾ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: طُوْبٰی لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَرَآنِیْ مَرَّۃً وَطُوْبٰی لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَلَمْ یَرَنِیْ سَبْعَ مِرَارٍ.

رواہ احمد ٣/ ١٥٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کو تو ایک بار مبارکباد اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور

پھر مجھ پر ایمان لایا اس کو سات بار مبارک باد۔ (مسند احمد)

﴿ 25 ﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَبْدِاللهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَإِيْمَانَهُمْ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُاللهِ: إِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانَ بَيِّنًا لِمَنْ رَآهُ وَالَّذِيْ لَآ إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا آمَنَ مُؤْمِنٌ أَفْضَلَ مِنْ إِيْمَانٍ بِغَيْبٍ ثُمَّ قَرَأَ: "الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ إِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ". رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢/٢٦٠

حضرت عبدالرحمان بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ کے سامنے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور ان کے ایمان کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اس پر حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی صداقت ہر اس شخص کے سامنے جس نے آپ کو دیکھا تھا بالکل صاف اور واضح تھی۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! سب سے افضل ایمان اس شخص کا ہے جس کا ایمان بن دیکھے ہو۔ پھر اس کے ثبوت میں انھوں نے یہ آیت پڑھی "الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ سے يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ" تک۔ ترجمہ: الٓمّٓ یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں، متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 26 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَدِدْتُ أَنِّيْ لَقِيْتُ إِخْوَانِيْ، قَالَ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانُكَ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ وَلٰكِنْ إِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ. رواه احمد ٣/١٥٥

حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمنا ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے ملتا۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تو میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ طَلَعَ رَاكِبَانِ، فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ: كِنْدِيَّانِ مَذْحِجِيَّانِ حَتّٰى أَتَيَاهُ، فَإِذَا رِجَالٌ مِنْ

مَذْحِجٍ، قَالَ فَدَنَا اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ، قَالَ فَلَمَّا اَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَرَاَيْتَ مَنْ رَآكَ فَآمَنَ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ مَاذَا لَهُ؟ قَالَ: طُوْبٰى لَهُ،قَالَ فَمَسَحَ عَلٰى يَدِهِ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ اَقْبَلَ الْآخَرُ حَتّٰى اَخَذَ بِيَدِهِ لِيُبَايِعَهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَرَاَيْتَ مَنْ آمَنَ بِكَ وَ صَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ وَلَمْ يَرَكَ قَالَ: طُوْبٰى لَهُ ثُمَّ طُوْبٰى لَهُ ثُمَّ طُوْبٰى لَهُ، قَالَ فَمَسَحَ عَلٰى يَدِهِ فَانْصَرَفَ.

رواه احمد ٤/١٥٢

حضرت ابوعبدالرحمان جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ دوسوار (سامنے سے آتے) نظر آئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں قبیلہ کِنْدَہ اور قبیلہ مَذحِج کے لوگ معلوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو وہ قبیلہ مذحج کے لوگ تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں ایک شخص بیعت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے۔ جب انہوں نے آپ کا دست مبارک ہاتھ میں لیا تو عرض کیا: یارسول اللہ! جس نے آپ کی زیارت کی آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اور آپ کا اتباع بھی کیا فرمایئے اس کو کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک باد ہو۔ یہ سن کر (برکت لینے کے لئے) انہوں نے آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بیعت کر کے چلے گئے۔ پھر دوسرے شخص آگے بڑھے انہوں نے بھی بیعت کے لئے آپ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! جو آپ کو دیکھے بغیر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کرے اور آپ کا اتباع کرے فرمایئے اس کو کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو۔ انہوں نے بھی آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بیعت کر کے چلے گئے۔ (مسند احمد)

﴿28﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَ آمَنَ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ. رواه البخاری، باب تعلیم الرجل امته واهله، رقم: ٩٧

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے

ہیں جن کے لئے دوہرا ثواب ہے۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو (یہودی ہو یا عیسائی) اپنے نبی پر ایمان لائے پھر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی ایمان لائے۔ دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے آقاؤں کے حقوق بھی ادا کرے۔ تیسرا وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو اور اس نے اس کی خوب اچھی تربیت کی ہو اور اسے خوب اچھی تعلیم دی ہو پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لی ہو تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کے نامہ اعمال میں ہر عمل کا ثواب دوسروں کے عمل کے مقابلہ میں دوہرا لکھا جائے گا۔ مثلاً اگر کوئی دوسرا شخص نماز پڑھے تو اسے دس گنا ثواب ملے گا اور یہی عمل ان تینوں میں سے کوئی کرے تو اسے بیس گنا ثواب ملے گا۔

(مظاہر حق)

﴿ 29 ﴾ عَنْ اَوْسَطَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: خَطَبَنَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقَامِيْ هٰذَا عَامَ الْاَوَّلِ، وَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: سَلُوا اللهَ الْمُعَافَاةَ اَوْ قَالَ الْعَافِيَةَ فَلَمْ يُؤْتَ اَحَدٌ قَطُّ بَعْدَ الْيَقِيْنِ اَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ اَوِ الْمُعَافَاةِ. رواہ احمد ۳/۱

حضرت اوسطؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک سال پہلے رسول اللہ ﷺ میرے کھڑے ہونے کی اسی جگہ (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے تھے۔ یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سے (اپنے لئے) عافیت مانگا کرو کیونکہ ایمان ویقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔ (مسند احمد)

﴿ 30 ﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالْيَقِيْنِ وَالزُّهْدِ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا بِالْبُخْلِ وَالْاَمَلِ. رواہ البیہقی ۴۲۷/۷

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کی اصلاح کی ابتدا یقین اور دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے ہوئی ہے اور اس کی بربادی کی ابتدا بخل اور لمبی امیدوں کی وجہ سے ہوگی۔ (بیہقی)

﴿ 31 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ

تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی التوکل علی الله، رقم: ٢٣٤٤

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرنے لگو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو تمہیں اس طرح روزی دی جائے جس طرح پرندوں کو روزی دی جاتی ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام بھرے پیٹ واپس آتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿32﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ فَقُلْتُ: اللهُ، ثَلاَثًا، وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ.

رواه البخاری، باب من علق سيفه بالشجر......، رقم: ٢٩١٠

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس غزوہ میں شریک تھے جو نجد کی طرف ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ سے واپس ہوئے تو یہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے (واپسی میں یہ واقعہ پیش آیا کہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوپہر کے وقت ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کیکر کے درخت زیادہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں آرام کرنے کے لئے ٹھہر گئے۔ صحابہ درختوں کے سائے کی تلاش میں اِدھر اُدھر پھیل گئے رسول اللہ ﷺ نے بھی کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرمانے کے لئے قیام کیا اور درخت پر اپنی تلوار لٹکا دی اور ہم بھی تھوڑی دیر کے لئے (درختوں کے سائے میں) سو گئے۔ اچانک (ہم نے سنا کہ) رسول اللہ ﷺ ہمیں آواز دے رہے ہیں (جب ہم وہاں پہنچے) تو آپ کے پاس ایک دیہاتی (کافر) موجود تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا اس نے میری تلوار مجھ پر سونت لی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ میری ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے مجھ

سے کہا: تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا: اللہ۔آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو کوئی سزا نہیں دی اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ (بخاری)

﴿33﴾ عَنْ صَالِحِ بْنِ مِسْمَارٍ وَجَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ رَحِمَهُمَا اللهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ: مَاأَنْتَ يَا حَارِثَ بْنَ مَالِكٍ! قَالَ: مُؤْمِنٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا. قَالَ فَإِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِيْقَةً، فَمَاحَقِيْقَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: عَزَفْتُ نَفْسِيْ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَسْهَرْتُ لَيْلِيْ، وَأَظْمَأْتُ نَهَارِيْ، وَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى عَرْشِ رَبِّيْ حِيْنَ يُجَاءُ بِهٖ وَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَكَأَنِّيْ أَسْمَعُ عُوَاءَ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مُؤْمِنٌ نُوِّرَ قَلْبُهٗ. رواه عبد الرزاق فى مصنفه، باب الايمان والاسلام ١١/١٢٩

حضرت صالح بن مسمارؒ اور حضرت جعفر بن بُرقانؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حارث بن مالک ؓ سے پوچھا: حارث! تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے عرض کیا: (اللہ کے فضل سے) میں ایمان کی حالت میں ہوں۔آپ نے دریافت فرمایا: کیا سچے مؤمن ہو؟ انہوں نے عرض کیا: سچا مؤمن ہوں۔آپؐ نے فرمایا: (سوچ کر کہو) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ یعنی تم نے کس بات کی وجہ سے یہ طے کرلیا کہ میں سچا مؤمن ہوں۔عرض کیا: (میری بات کی حقیقت یہ ہے) کہ میں نے اپنا دل دنیا سے ہٹالیا ہے، رات کو جاگتا ہوں، دن کو پیاسا رہتا ہوں یعنی روزہ رکھتا ہوں اور جس وقت میرے رب کا عرش لایا جائے گا اس منظر کو گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ جنت والوں کی آپس کی ملاقاتوں کا منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے اور گویا کہ (میں اپنے کانوں سے) دوزخیوں کی چیخ و پکار کو سن رہا ہوں یعنی جنت اور دوزخ کا تصور ہر وقت رہتا ہے۔آپ ﷺ نے (ان کی اس گفتگو کو سن کر) ارشاد فرمایا: (حارث) ایسے مؤمن ہیں جن کا دل ایمان کے نور سے روشن ہو چکا ہے۔

(مصنف عبدالرزاق)

﴿34﴾ عَنْ مَاعِزٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهٗ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللهِ وَحْدَهٗ، ثُمَّ الْجِهَادُ، ثُمَّ حَجَّةٌ بَرَّةٌ، تَفْضُلُ سَائِرَ الْعَمَلِ كَمَا بَيْنَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ إِلٰى مَغْرِبِهَا. رواه احمد ٤/٣٤٢

حضرت ماعز ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اعمال میں

کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اعمال میں سب سے افضل عمل) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، جو اکیلے ہیں پھر جہاد کرنا پھر مقبول حج۔ ان اعمال اور باقی اعمال میں فضیلت کا اتنا فرق ہے جتنا کہ مشرق ومغرب کے درمیان فاصلے کا فرق ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 35 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ذَکَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْیَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ یَعْنِی: التَّقَحُّلَ. رواہ ابو داؤد، باب النھی عن کثیر من الارفاہ رقم: ٤١٦١

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ایک دن آپ ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو، دھیان دو۔ یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے، یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس سے مراد تکلفات اور زیب وزینت کی چیزوں کا چھوڑنا ہے۔

﴿ 36 ﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فَاَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْهِجْرَةُ، قَالَ: فَمَا الْهِجْرَةُ؟ قَالَ: تَهْجُرُ السُّوْءَ. (وھو بعض الحدیث) رواہ احمد ١١٤/٤

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایمان جس کے ساتھ ہجرت ہو۔ انہوں نے دریافت کیا: ہجرت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرت یہ ہے کہ تم بُرائی کو چھوڑ دو۔ (مسند احمد)

﴿ 37 ﴾ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ، وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ: غَیْرَكَ، قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ. رواہ مسلم، باب جامع اوصاف الاسلام، رقم: ١٥٩

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو اسلام کی کوئی ایسی (جامع) بات بتا دیجئے کہ آپ کے بتانے کے بعد پھر اس سلسلے میں مجھے کسی دوسرے سے پوچھنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس بات پر قائم رہو۔ (مسلم)

فائدہ : یعنی اول تو دل سے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لاؤ پھر اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرو اور یہ ایمان وعمل وقتی نہ ہو بلکہ پختگی کے ساتھ اس پر قائم رہو۔ (مظاہر حق)

﴿ 38 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَخْلُقُ فِيْ جَوْفِ اَحَدِكُمْ كَمَا يَخْلُقُ الثَّوْبُ الْخَلِقُ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ اَنْ يُّجَدِّدَ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ. رواه الحاكم وقال هذا حديث لم يخرج في الصحيحين ورواته مصريون ثقات،وقد احتج مسلم في الصحيح، ووافقه الذهبي ٤/١

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان تمہارے دلوں میں اسی طرح پرانا (اور کمزور) ہو جاتا ہے جس طرح کپڑا پرانا ہو جاتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ رکھیں۔

(مستدرک حاکم)

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْتَكَلَّمْ.

رواه البخاري، باب الخطاو النسيان في العتاقة ......،رقم: ٢٥٢٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے (اُن) وسوسوں کو معاف فرمادیا ہے (جو ایمان اور یقین کے خلاف یا گناہ کے بارے میں ان کے دل میں بغیر اختیار کے آئیں) جب تک کہ وہ ان وسوسوں کے مطابق عمل نہ کرلیں یا ان کو زبان پر نہ لائیں۔ (بخاری)

﴿ 40 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلُوْهُ: اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ،قَالَ: ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ. رواه مسلم، باب بيان الوسوسة في الايمان ......،رقم: ٣٤٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چند صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور عرض کیا: ہمارے دلوں میں بعض ایسے خیالات آتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا ہم بہت برا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا واقعی تم ان خیالات کو زبان پر لانا برا سمجھتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی تو ایمان ہے۔ (مسلم)

فائدہ: یعنی جب یہ وساوس وخیالات تمہیں اتنے پریشان کرتے ہیں کہ ان پر یقین رکھنا تو دور کی بات ان کو زبان پر لانا بھی تمہیں گوارا نہیں تو یہی تو کمالِ ایمان کی نشانی ہے۔

(نووی)

﴿ 41 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَکْثِرُوامِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ یُحَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهَا. رواه ابو یعلی باسناد جید قوی، الترغیب ٤١٦/٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ کی گواہی کثرت سے دیتے رہا کرو، اس سے پہلے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو (موت یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے) نہ کہہ سکو۔ (ابو یعلی، ترغیب)

﴿ 42 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب الدليل على ان من مات ......، رقم:١٣٦

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ یقین کے ساتھ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 43 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ حَقٌّ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه ابو يعلى فى مسنده ١٥٩/١

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اس بات کا یقین کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ (کا وجود) حق ہے وہ جنت میں جائے گا۔ (ابو یعلی)

﴿ 44 ﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اِنِّيْ اَنَا اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَنْ اَقَرَّ لِيْ بِا لتَّوْحِيْدِ دَخَلَ حِصْنِيْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِيْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِيْ.

رواه الشيرازي وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٢٤٣/٢

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا، اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوا۔ (شیرازی، جامع صغیر)

﴿ 45 ﴾ عَنْ مَكْحُوْلٍ رَحِمَهُ اللهُ يُحَدِّثُ قَالَ: جَاءَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ هَرِمٌ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ! رَجُلٌ غَدَرَ وَفَجَرَ وَلَمْ يَدَعْ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً اِلَّا اقْتَطَفَهَا بِيَمِيْنِهِ، لَوْ قُسِمَتْ خَطِيْئَتُهُ بَيْنَ اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَوْبَقَتْهُمْ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَاَسْلَمْتَ؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : فَاِنَّ اللهَ غَافِرٌ لَكَ مَا كُنْتَ كَذٰلِكَ وَمُبَدِّلٌ سَيِّئَاتِكَ حَسَنَاتٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ! وَغَدَرَاتِيْ وَفَجَرَاتِيْ؟ فَقَالَ: وَغَدَرَاتُكَ وَفَجَرَاتُكَ، فَوَلَّى الرَّجُلُ يُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ.

التفسير لإبن كثير ٣٤٠/٣

حضرت مکحولؒ فرماتے ہیں کہ ایک بہت بوڑھا شخص جس کی دونوں بھنویں اس کی آنکھوں پر آپڑی تھیں اس نے آکر عرض کیا: یارسول اللہ! ایک ایسا آدمی جس نے بہت بدعہدی، بدکاری کی اور اپنی جائز ناجائز ہر خواہش پوری کی اور اس کے گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ اگر تمام زمین والوں میں تقسیم کردیئے جائیں تو وہ سب کو ہلاک کردیں تو کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! میں کلمہ شہادت ''اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ'' کا اقرار کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک تم اس کلمہ کے اقرار پر رہو گے اللہ تعالیٰ تمہاری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف فرماتے رہیں گے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدلتے رہیں گے۔ اس بوڑھے نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں تمہاری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف ہیں۔ یہ سن کر وہ بڑے میاں اَللهُ اَكْبَر، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہتے ہوئے پیٹھ پھیر کر (خوشی خوشی) واپس

چلے گئے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿ 46 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلاً مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلاًّ، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ؟ يَقُوْلُ: لَا،يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: اَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا،يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: بَلٰى، اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَيَقُوْلُ: اُحْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: فَاِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء فيمن يموت......، رقم: ٢٦٣٩

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر ساری مخلوق کے رُوبرُو بلائیں گے اور اس کے سامنے اعمال کے ننانوے دفاتر کھولیں گے۔ ہر دفتر حدِّ نگاہ تک پھیلا ہوا ہوگا۔ اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تُو کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعیّن تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ بغیر کئے ہوئے لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ دیا ہو)؟ وہ عرض کرے گا: نہیں (نہ انکار کی گنجائش ہے نہ فرشتوں نے ظلم کیا) پھر ارشاد ہوگا: تیرے پاس ان بداعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: کوئی عذر بھی نہیں۔ ارشاد ہوگا: اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں۔ پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جا اس کو تلوا لے۔ وہ عرض کرے گا: اتنے دفتروں کے مقابلہ میں یہ پُرزہ کیا کام دے گا؟ ارشاد ہوگا: تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھدیا جائے گا اور کاغذ کا وہ پُرزہ دوسرے پلڑے میں، تو اس پُرزے کے وزن کے مقابلہ میں دفتروں والا پلڑا اڑنے لگے گا (سچی بات یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزن ہی نہیں رکھتی۔ (ترمذی)

﴿ 47 ﴾ عَنْ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَلْقَی اللّٰهَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهَا اِلَّا حَجَبَتْهُ عَنِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَفِیْ رِوَایَةٍ: لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اُدْخِلَ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْهِ.

رواه احمد و الطبرانی فی الکبیر و الاوسط ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ١/١٦٥

حضرت ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ یہ گواہی کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں" کو لے کر اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حال میں ملے کہ وہ اس پر (دل سے) یقین رکھتا ہو تو یہ کلمۂ شہادت ضرور اس کے لئے دوزخ کی آگ سے آڑ بن جائے گا۔ ایک روایت میں ہے جو شخص ان دونوں باتوں (اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت) کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملے گا وہ جنت میں داخل کیا جائے گا خواہ اس کے (اعمال نامہ میں) کتنے ہی گناہ ہوں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: شارحین حدیث دیگر احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس حدیث اور اس جیسی احادیث کا مطلب یہ بتلاتے ہیں کہ جو شہادتیں یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے گا اور اس کے اعمال نامہ میں گناہ ہوئے تو بھی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمادیں گے یا تو اپنے فضل سے معاف فرما کر یا گناہوں کی سزا دے کر۔ (معارف الحدیث)

﴿ 48 ﴾ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: قَالَ: لَا یَشْهَدُ اَحَدٌ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَیَدْخُلَ النَّارَ، اَوْ تَطْعَمَهُ.

(وهو بعض الحدیث) رواه مسلم، باب الدلیل علی ان من مات ......،رقم: ١٤٩

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر وہ جہنم میں داخل ہو یا دوزخ کی آگ اس کو کھائے۔ (مسلم)

﴿ 49 ﴾ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ

اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ فَذَلَّ بِھَا لِسَانُہٗ وَاطْمَاَنَّ بِھَا قَلْبُہٗ لَمْ تَطْعَمْہُ النَّارُ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۱/۴۱

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اس کی زبان اس کلمہ (طیبہ کو کثرت) سے (کہنے کی وجہ سے) مانوس ہوگئی ہو اور دل کو اس کلمہ (کے کہنے) سے اطمینان ملتا ہو ایسے شخص کو جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔ (بیہقی)

﴿ 50 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَھِیَ تَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰی قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا.

رواہ احمد ۵/۲۲۹

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی بھی اس حال میں موت آئے کہ وہ پکے دل سے گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت فرمادیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 51 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُہٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ: یَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ! قَالَ: لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْكَ، قَالَ یَا مُعَاذُ! قَالَ: لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْكَ ثَلَاثًا قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، صِدْقًا مِنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ. قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِہِ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: اِذًا یَتَّكِلُوْا، وَاَخْبَرَ بِھَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاَثُّمًا.

رواہ البخاری، باب من خص بالعلم قوما....، رقم: ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت مُعاذ رضی اللہ عنہ سے جبکہ وہ آپ کے ساتھ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے فرمایا: مُعاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا: لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ سَعْدَیْكَ (اللہ کے رسول میں حاضر ہوں) رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا، معاذ! انھوں نے عرض کیا: لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْكَ (اللہ کے رسول

حاضر ہوں) رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا، معاذ! انھوں نے عرض کیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ سَعْدَيْكَ (اللہ کے رسول حاضر ہوں) تین بار ایسا ہی ہوا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل سے شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر ایسے شخص کو حرام کر دیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (یہ خوش خبری سن کر) عرض کیا: کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (عمل کرنا چھوڑ دیں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آخر کار اس خوف سے کہ (حدیث چھپانے کا) گناہ نہ ہو اپنے آخری وقت میں یہ حدیث لوگوں سے بیان کر دی۔ (بخاری)

فائدہ: جن احادیث میں صرف لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کے اقرار پر دوزخ کی آگ کا حرام ہونا مذکور ہے شارحین نے ان جیسی احادیث کے دو مطلب بیان کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوزخ کے ابدی عذاب سے نجات مراد ہے یعنی کفار و مشرکین کی طرح ہمیشہ ان کو دوزخ میں نہیں رکھا جائے گا گو برے اعمال کی سزا کے لئے کچھ وقت دوزخ میں ڈالا جائے۔ دوسرا مطلب یہ کہ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کی شہادت پورے اسلام کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے جس نے سچے دل سے اور سوچ سمجھ کر یہ شہادت دی اس کی زندگی مکمل طور پر دین اسلام کے مطابق ہوگی۔ (مظاہر حق)

﴿ 52 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهِ.

(وهو بعض الحديث) رواه البخاري، باب صفة الجنة والنار، رقم: ٦٥٧٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے دل کے خلوص کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ کہے۔ (مسند احمد)

﴿ 53 ﴾ عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَشْهَدُ عِنْدَ اللهِ لَا يَمُوْتُ عَبْدٌ يَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهِ، ثُمَّ يُسَدِّدُ اِلَّا سَلَكَ

فِي الْجَنَّةِ . (الحديث) رواه احمد ١٦/٤

حضرت رِفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے یہاں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ سچے دل سے شہادت دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر اپنے اعمال کو درست رکھتا ہو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد)

﴿ 54 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَ عْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهٖ فَيَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٧٢/١

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ بھی دل سے حق سمجھ کر کہے اور اسی حالت پر اس کی موت آئے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے، وہ کلمہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عِيَاضٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: اِنَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ كَلِمَةٌ، عَلَى اللهِ كَرِيْمَةٌ، لَهَا عِنْدَ اللهِ مَكَانٌ، وَهِيَ كَلِمَةٌ مَنْ قَالَهَا صَادِقًا اَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ وَمَنْ قَالَهَا كَاذِبًا حَقَنَتْ دَمَهُ وَاَحْرَزَتْ مَالَهُ وَلَقِيَ اللهَ غَدًا فَحَاسَبَهُ.

رواه البزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١٧٤/١

حضرت عیاض انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی عزت والا قیمتی کلمہ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا رتبہ و مقام حاصل ہے۔ جو شخص اسے سچے دل سے کہے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو اسے جھوٹے دل سے کہے گا تو یہ کلمہ (دنیا میں تو) اس کی جان و مال کی حفاظت کا ذریعہ بن جائے گا لیکن کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بازپرس فرمائیں گے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

فائدہ: جھوٹے دل سے کلمہ کہنے پر جان و مال کی حفاظت ہوگی کیونکہ یہ شخص ظاہری طور پر مسلمان ہے لہٰذا مقابلہ کرنے والے کافر کی طرح نہ اُسے قتل کیا جائے گا اور نہ اُس کا مال لیا جائے گا۔

﴿ 56 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ شَھِدَ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ یُصَدِّقُ قَلْبُہٗ لِسَانَہٗ دَخَلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ۔ رواہ ابو یعلی ۶۸/۱

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللہُ کی گواہی اس طرح دی کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسند ابو یعلی)

﴿ 57 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَبْشِرُوْا وَبَشِّرُوْا مَنْ وَرَاءَ کُمْ اَنَّہٗ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ صَادِقًا بِھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

رواہ احمد والطبرنی فی الکبیر ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۱۵۹/۱

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری لو اور دوسروں کو بھی خوشخبری دے دو کہ جو شخص سچے دل سے لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللہُ کا اقرار کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 58 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَنْ شَھِدَ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

مجمع البحرین فی زوائد المعجمین ۶/۱ ۵ قال المحقق: صحیح لجمیع طرقہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مجمع البحرین)

﴿ 59 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَرَاَیْتُ فِیْ عَارِضَتَیِ الْجَنَّۃِ مَکْتُوْبًا ثَلَاثَۃَ اَسْطُرٍ بِالذَّھَبِ: اَلسَّطْرُ الْاَوَّلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

اللهِ، وَالسَّطْرُ الثَّانِي مَا قَدَّمْنَا وَجَدْنَا وَمَا اَكَلْنَا رَبِحْنَا وَمَا خَلَّفْنَا خَسِرْنَا، وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ. رواه الرافعي وابن النجار وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ١/٦٤٥

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت کے دونوں طرف تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی دیکھیں۔ پہلی سطر "لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ"۔ دوسری سطر "جو ہم نے آگے بھیج دیا یعنی صدقہ وغیرہ کر دیا اس کا ثواب ہمیں مل گیا اور جو دنیا میں ہم نے کھا پی لیا اس کا ہم نے نفع اٹھالیا اور جو کچھ ہم چھوڑ آئے اس میں ہمیں نقصان ہوا"۔ تیسری سطر "اُمت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے۔" (رافعی، ابن نجار)

﴿ 60 ﴾ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَنْ يُّوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ اِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

رواه البخاري، باب العمل الذي يبتغى به وجه الله تعالى، رقم٦٤٢٣

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قیامت کے دن لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کو اس طرح سے کہتا ہوا آئے کہ اس کلمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو ضرور حرام فرمادیں گے۔

(بخاری)

﴿ 61 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْاِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، فَارَقَهَا وَاللهُ عَنْهُ رَاضٍ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢/٣٣٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص دنیا سے اس حال میں رخصت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص تھا جو اکیلے ہیں جن کا کوئی شریک نہیں ہے اور (اپنی زندگی میں) نماز قائم کرتا رہا، (اور اگر صاحبِ مال تھا تو) زکوٰۃ دیتا رہا، تو وہ شخص اس حال میں رخصت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی تھے۔ (مستدرک حاکم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص ہونے سے مراد یہ ہے کہ دل سے فرمانبرداری اختیار کی ہو۔

﴿ 62 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً. (الحدیث) رواہ احمد ۱٤۷/٥

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کرلیا اور اپنے دل کو (کفر و شرک) سے پاک کرلیا، اپنی زبان کو سچا رکھا، اپنے نفس کو مطمئن بنایا (کہ اُس کو اللہ کی یاد سے اور اُس کی مرضیات پر چلنے سے اطمینان ملتا ہو)، اپنی طبیعت کو درست رکھا (کہ وہ بُرائی کی طرف نہ چلتی ہو)، اپنے کان کو حق سننے والا بنایا اور اپنی آنکھ کو (ایمان کی نگاہ سے) دیکھنے والا بنایا۔ (مسند احمد)

﴿ 63 ﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ، وَمَنْ لَقِیَہٗ یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ.

رواہ مسلم، باب الدلیل علی من مات ......رقم، ۲۷۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 64 ﴾ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ لَایُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ. عمل الیوم واللیلۃ للنسائی، رقم: ۱۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی موت اس حال میں آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کردی۔ (عَمَلُ الْیَوم وَاللَّیْلَۃ)

﴿ 65 ﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ مَغْفِرَتُهُ.

رواه الطبراني في الكبير واسناده لا باس به، مجمع الزوائد ١/١٦٤

حضرت نواس بن سمعان ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً اس کے لئے مغفرت ضروری ہوگئی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 66 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا مُعَاذُ! هَلْ سَمِعْتَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ حِسًّا؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: اِنَّهُ اَتَانِيْ آتٍ مِنْ رَبِّيْ، فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَفَلا اَخْرُجُ اِلَى النَّاسِ فَاُبَشِّرُهُمْ، قَالَ: دَعْهُمْ فَلْيَسْتَبِقُوا الصِّرَاطَ. رواه الطبراني في الكبير ٢٠/٥٩

حضرت معاذ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ! کیا تم نے رات کوئی آہٹ سنی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا۔ اس نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کے پاس جا کر یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں اپنے حال پر رہنے دو تاکہ (اعمال کے) راستہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے رہیں۔ (طبرانی)

﴿ 67 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا مُعَاذُ! اَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟ قَالَ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَاِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوا اللهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (الحديث) رواه مسلم، باب الدليل على ان من مات ......، رقم: ١٤٤

حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ! تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض

کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو بندہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اسے عذاب نہ دے۔ (مسلم)

﴿ 68 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ لَقِيَ اللهَ لاَ يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَقْتُلُ نَفْسًا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ خَفِيْفُ الظَّهْرِ.

رواه الطبراني في الكبير وفي اسناده ابن لهيعة مجمع الزوائد ١/١٦٧ ابن لهيعة صدوق، تقريب التهذيب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور نہ کسی کو قتل کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں (ان دو گناہوں کا بوجھ نہ ہونے کی وجہ سے) ہلکا پھلکا حاضر ہوگا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 69 ﴾ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا وَلَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ اُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ.

رواه الطبراني في الكبير و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ١/١٦٥

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی کے ناحق خون میں ہاتھ نہ رنگے ہوں تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا داخل کر دیا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

غیب کی باتوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ پر اور تمام غیبی امور پر ایمان لانا اور حضرت محمد ﷺ کی ہر خبر کو مشاہدہ کے بغیر محض ان کے اعتماد پر یقینی طور پر مان لینا اور ان کی خبر کے مقابلہ میں فانی لذتوں، انسانی مشاہدوں اور مادّی تجربوں کو چھوڑ دینا۔

اللہ تعالیٰ، اُس کی صفاتِ عالیہ، اُس کے رسول اور تقدیر پر ایمان

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ج وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا ج وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾

[البقرۃ: ۱۷۷]

(جب یہود ونصاریٰ نے کہا کہ ہمارا اور مسلمانوں کا قبلہ ایک ہے تو ہم عذاب کے مستحق کیسے ہوسکتے ہیں تو اس خیال کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) کوئی بھی نیکی (وکمال) نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق کی طرف کرو یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات) پر یقین رکھے اور (اسی طرح) آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، تمام آسمانی کتابوں اور نبیوں پر یقین رکھے اور مال کی محبت اور اپنی حاجت کے باوجود، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے میں مال دے اور نماز کی پابندی کرے اور زکاۃ بھی ادا کرے اور ان عقیدوں اور اعمال کے ساتھ، اُن کے یہ اخلاق بھی ہوں کہ جب وہ کسی جائز کام کا عہد کرلیں تو اس عہد کو پورا کریں اور وہ تنگدستی میں، بیماری میں اور لڑائی کے سخت وقت میں مستقل مزاج رہنے والے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو متقی کہا جاسکتا ہے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ﴾ (فاطر: ۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کو یاد کرو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کئے ہیں۔ ذرا سوچو تو سہی، اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان وزمین سے روزی پہنچاتا ہو، اُس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تم کہاں چلے جارہے ہو۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰی یَکُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ۚ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ [الانعام: ۱۰۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والے ہیں، ان کی کوئی اولاد کہاں ہوسکتی ہے جبکہ ان کی کوئی بیوی ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر چیز کو جانتے ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ﴾

[الواقعة: ۵۸، ۵۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا یہ تو بتاؤ کہ جو منی تم عورتوں کے رحم میں پہنچاتے ہو، کیا تم اس سے انسان بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴾

[الواقعة: ٦٣،٦٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ، کہ زمین میں جو بیج تم ڈالتے ہو اس کو تم اگاتے ہو، یا ہم اس کے اگانے والے ہیں۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ○ ءَ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ○ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ○ ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴾ [الواقعة: ٦٨-٧٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو اس کو بادلوں سے تم نے برسایا، یا ہم اس کے برسانے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو کڑوا کر دیں۔ تم کیوں شکر نہیں کرتے۔ اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جس آگ کو تم سلگاتے ہو، اس کے خاص درخت کو (اور اسی طرح جن ذرائع سے یہ آگ پیدا ہوتی ہے ان کو) تم نے پیدا کیا یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔

(واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ط يُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَیِّ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ○ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ج وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ط ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ط فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ج وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ لا وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ط اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴾ [الانعام: ٩٥-٩٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ بیج اور گٹھلی کو پھاڑنے والے ہیں۔ وہی جاندار کو بے جان سے نکالتے ہیں اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالتے ہیں۔ وہی تو اللہ ہیں جن کی ایسی قدرت ہے، پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کہاں اس کے غیر کی طرف چلے جا رہے ہو؟ وہی اللہ صبح کو رات سے نکالنے والے ہیں اور اُس نے رات کو آرام کے لئے بنایا اور اُس نے سورج اور چاند کی رفتار کو حساب سے رکھا، اور ان کی رفتار کا حساب ایسی ذات کی طرف سے مقرر ہے جو بڑی قدرت اور بڑے علم والے ہیں۔ اور اُس نے تمھارے فائدے کے لئے ستارے بنائے ہیں تا کہ تم ان کے ذریعے سے رات کے اندھیروں میں، خشکی اور دریا میں راستہ معلوم کر سکو۔ اور ہم نے یہ نشانیاں خوب کھول کھول کر بیان کر دیں ان لوگوں کے لئے جو بھلے اور برے کی سمجھ رکھتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ وہی ہیں جنھوں نے تم کو اصل کے اعتبار سے ایک ہی انسان سے پیدا کیا پھر کچھ عرصہ کے لئے تمہارا ٹھکانہ زمین ہے پھر تمہیں قبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ بیشک ہم نے یہ دلائل بھی کھول کر بیان کر دیئے ان لوگوں کے لئے جو سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔

اور وہی اللہ تعالیٰ ہیں جنھوں نے آسمان سے پانی اتارا اور ایک ہی پانی سے مختلف قسم کے نباتات کو زمین سے نکالا۔ پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی، پھر اُس کھیتی سے ہم ایسے دانے نکالتے ہیں جو اوپر تلے ہوتے ہیں اور کھجور کی شاخوں میں سے ایسے گچھے نکالتے ہیں جو پھل کے بوجھ کی وجہ سے جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر اسی ایک پانی سے انگور کے باغ اور زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے جن کے پھل رنگ، صورت، ذائقہ میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور بعض ایک دوسرے سے نہیں بھی ملتے۔ ذرا ہر ایک پھل میں غور تو کرو جب وہ پھل لاتا ہے تو بالکل کچا اور بدمزہ ہوتا ہے اور پھر اس کے پکنے میں بھی غور کرو کہ اس وقت تمام صفات میں کامل ہوتا ہے۔ بیشک یقین والوں کے لئے ان چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالیٰ: ﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [الجاثية:٣٦،٣٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو آسمانوں کے رب ہیں اور زمینوں کے بھی رب ہیں اور تمام جہانوں کے رب ہیں اور آسمانوں اور زمین میں ہر قسم کی

بڑائی ان ہی کے لئے ہے۔ وہی زبردست اور حکمت والے ہیں۔ (جاثیہ)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [آل عمران:٢٦/٢٧]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: آپ یوں کہا کیجئے کہ اے اللہ، اے تمام سلطنت کے مالک، آپ ملک کا جتنا حصہ جس کو دینا چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں چھین لیتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں عزت عطا کریں اور جس کو چاہیں ذلیل کردیں۔ ہر قسم کی بھلائی آپ ہی کے اختیار میں ہے۔ بے شک آپ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہیں اور آپ رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور آپ ہی دن کو رات میں داخل کرتے ہیں یعنی آپ بعض موسموں میں رات کے کچھ حصہ کو دن میں داخل کردیتے ہیں جس سے دن بڑا ہونے لگتا ہے اور بعض موسموں میں دن کے حصے کو رات میں داخل کردیتے ہیں جس سے رات بڑی ہوجاتی ہے اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکالتے ہیں اور بے جان چیز کو جاندار سے نکالتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ○ وَهُوَ الَّذِیْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰی اَجَلٌ مُّسَمًّی ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾

[الانعام: ٥٩، ٦٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور غیب کے تمام خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں، ان خزانوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہ خشکی اور تری کی تمام چیزوں کو جانتے ہیں، اور درخت سے کوئی پتہ گرنے والا ایسا نہیں جس کو وہ نہ جانتے ہوں، اور زمین کی تاریکیوں میں جو کوئی بیج بھی پڑتا ہے وہ اس کو جانتے ہیں اور ہر تر اور خشک چیز پہلے سے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوح محفوظ میں لکھی

جا چکی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو رات میں تم کو سلا دیتے ہیں اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو اس کو جانتے ہیں پھر (اللہ تعالیٰ ہی) تم کو نیند سے جگا دیتے ہیں تا کہ زندگی کی مقررہ مدت پوری کی جائے۔ آخر کار تم سب کو انہی کی طرف واپس جانا ہے، وہ تم کو ان اعمال کی حقیقت سے آگاہ کر دیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اَغَیْرَ اللهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ﴾ [الانعام:١٤]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے کہیے کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار بنالوں جو آسمانوں اور زمین کے خالق ہیں، اور وہی سب کو کھلاتے ہیں اور انہیں کوئی نہیں کھلاتا (کہ وہ ذات ان حاجتوں سے پاک ہے)۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ [الحجر: ٢١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ مگر پھر ہم حکمت سے ہر چیز کو ایک معین مقدار سے اتارتے رہتے ہیں۔ (حجر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا﴾ [النساء: ١٣٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا یہ لوگ کافروں کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں تو یاد رکھیں کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ [العنکبوت ٦٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کتنے ہی جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی جمع کر کے نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو بھی ان کے مقدر کی روزی پہنچاتے ہیں اور تمہیں بھی، اور وہی سب کی سنتے ہیں اور سب کو جانتے ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰہُ سَمْعَکُمْ وَاَبْصَارَکُمْ وَ خَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ مَّنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِہٖ ط اُنْظُرْ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ ھُمْ یَصْدِفُوْنَ﴾

[الانعام: ٤٦]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے فرمایئے کہ ذرا یہ تو بتاؤ اگر تمہاری بدعملی پر اللہ تعالیٰ تمہارے سننے اور دیکھنے کی صلاحیت تم سے چھین لیں اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دیں (کہ پھر کسی بات کو سمجھ نہ سکو) تو کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ذات اس کائنات میں ہے جو تم کو یہ چیزیں دوبارہ لوٹا دے۔ آپ دیکھئے تو ہم کس طرح مختلف پہلوؤں سے نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ بے رُخی کرتے ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِضِیَآءٍ ط اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ○ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ النَّھَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِلَیْلٍ تَسْکُنُوْنَ فِیْہِ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ [القصص: ٧١، ٧٢]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے پوچھئے بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک رات ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، کیا تم سنتے نہیں؟ آپ ان سے یہ بھی پوچھئے کہ یہ تو بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک دن ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے تاکہ تم اس میں آرام کرو۔ کیا تم دیکھتے نہیں؟ (قصص)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمِنْ اٰیٰتِہِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ○ اِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَھْرِہٖ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ○ اَوْ یُوْبِقْھُنَّ بِمَا کَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ کَثِیْرٍ﴾ [الشوریٰ: ٣٢-٣٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے سمندر میں پہاڑ جیسے جہاز ہیں، اگر وہ چاہیں تو ہوا کو ٹھہرا دیں اور وہ جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ بیشک اس میں قدرت پر دلالت کے لئے ہر صابر و شاکر مومن کے لئے نشانیاں ہیں۔ یا اگر وہ چاہیں تو

ہوا چلا کر ان جہازوں کے سواروں کو ان کے برے اعمال کی وجہ سے تباہ کر دیں اور بہت سوں سے تو درگذر ہی فرما دیتے ہیں۔ (شوریٰ)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ﴾ [سبا:۱۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی۔ چنانچہ ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا تھا کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر تسبیح کیا کرو۔ اور یہی حکم پرندوں کو دیا تھا اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا تھا۔ (سبا)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۣ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۤ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ﴾ [القصص:۸۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہم نے قارون کی شرارتوں کی وجہ سے اس کو اپنے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ پھر اس کی مدد کے لئے کوئی جماعت بھی کھڑی نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کو بچا لیتی اور نہ وہ اپنے آپ کو خود ہی بچا سکا۔ (قصص)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ﴾ [الشعراء: ٦٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ اپنی لاٹھی کو دریا پر مارو۔ چنانچہ لکڑی مارتے ہی دریا پھٹ گیا (اور وہ پھٹ کر کئی حصے ہو گیا گویا متعدد سڑکیں کھل گئیں) اور ہر حصہ اتنا بڑا تھا جیسے بڑا پہاڑ۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ ۢ بِالْبَصَرِ﴾ [القمر: ٥٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہمارا حکم تو بس ایک مرتبہ کہہ دینے سے پلک جھپکنے کی طرح پورا ہو جاتا ہے۔ (قمر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ﴾ [الاعراف:٥٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اُسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اُسی کا حکم چلتا ہے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ﴾ [اعراف: ٥٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (ہر نبی نے آ کر اپنی قوم کو ایک ہی پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو) ان کے سوا کوئی ذات بھی عبادت کے لائق نہیں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [لقمن: ٢٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اس ذات پاک کی خوبیاں اس کثرت سے ہیں کہ) اگر جتنے درخت زمین بھر میں ہیں ان سے قلم تیار کئے جائیں اور یہ جو سمندر ہیں اس کو اور اس کے علاوہ مزید سات سمندروں کو ان قلموں کے لئے بطور سیاہی کے استعمال کیا جائے اور پھر ان قلموں اور سیاہی سے اللہ تعالیٰ کے کمالات لکھنے شروع کئے جائیں تو سب قلم اور سیاہی ختم ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کمالات کا بیان پورا نہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والے ہیں۔ (لقمن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ج هُوَ مَوْلٰنَا ج وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ [التوبة: ٥١]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے کہ ہمیں جو چیز بھی پیش آئے گی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پیش آئے گی۔ وہی ہمارے آقا اور مولیٰ ہیں (لہٰذا اس مصیبت میں بھی ہمارے لئے کوئی بہتری ہوگی) اور مسلمانوں کو چاہئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کریں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ ج وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾

[یونس: ١٠٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف پہنچائیں تو ان کے سوا اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہیں تو ان کے فضل کو کوئی پھیرنے

والا نہیں بلکہ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں۔ وہ بڑی مغفرت کرنے والے اور نہایت مہربان ہیں۔ (یونس)

احادیثِ نبویہ

﴿ 70 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَدِّثْنِيْ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَتُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ : فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اٰمَنْتُ ؟ قَالَ: اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ اٰمَنْتَ

(وهو قطعة من حديث طويل). رواه احمد ٣١٩/١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے بتائیے ایمان کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان (کی تفصیل) یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، آخرت کے دن، فرشتوں، اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ۔ مرنے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ۔ جنت، دوزخ، حساب اور اعمال کے ترازو پر ایمان لاؤ۔ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا جب میں ان تمام باتوں پر ایمان لے آیا تو (کیا) میں ایمان والا ہو گیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان چیزوں پر ایمان لے آئے تو تم ایمان والے بن گئے۔ (مسند احمد)

﴿ 71 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ، وَبِلِقَائِهٖ، وَرُسُلِهٖ ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ.

(الحديث) رواه البخاري، باب سؤال جبريل عليه السلام النبي ﷺ......، رقم: ٥٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، اُس کے فرشتوں کو اور (آخرت میں) اللہ تعالیٰ سے ملنے کو اور اُس کے رسولوں کو حق جانو اور حق مانو (اور مرنے کے بعد دوبارہ) اٹھائے جانے کو حق جانو اور حق مانو۔ (بخاری)

﴿ 72 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، قِيْلَ لَهُ اُدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شِئْتَ.

رواه احمد وفي اسناده شهر بن حوشب وقدوثق،مجمع الزوائد ١/١٨٢

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس سے کہا جائے گا کہ تم جنت کے آٹھ دروازں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 73 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً، فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ، وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهُ مِنَ اللهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ﴾ الآية.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ومن سورة البقرة،رقم :٢٩٨٨

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے دل میں ایک خیال تو شیطان کی طرف سے آتا ہے اور ایک خیال فرشتے کی طرف سے آتا ہے۔ شیطان کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ بُرائی پر اور حق کو جھٹلانے پر ابھارتا ہے۔ فرشتے کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ نیکی اور حق کی تصدیق پر ابھارتا ہے۔ لہٰذا جو شخص اپنے اندر نیکی اور حق کی تصدیق کا خیال پائے اس کو سمجھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ہدایت) ہے اور اس پر اس کو شکر کرنا چاہئے اور جو شخص اپنے اندر دوسری کیفیت (شیطانی خیال) پائے تو اس کو چاہئے کہ شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ کریم کی آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے "شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے اور گناہ کے لئے اُکساتا ہے"۔ (ترمذی)

﴿ 74 ﴾ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَجِلُّوا اللهَ يَغْفِرْ لَكُمْ.

رواه احمد ٥/١٩٩

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

عظمت دل میں بٹھاؤ وہ تمہیں بخش دیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 75 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْمَا رَوٰی عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ: یَاعِبَادِیْ! اِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ، وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ، فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ، فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ، فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ، یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ، وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا، فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ، یَا عِبَادِیْ! اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، کَانُوا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ، مَازَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، کَانُوا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، قَامُوا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ، فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَہٗ، مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ، یَا عِبَادِیْ! اِنَّمَا ھِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْھَا لَکُمْ، ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاھَا، فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ، وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ.

رواہ مسلم، باب تحریم الظلم، رقم: ٦٥٧٢

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں لہٰذا تم مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے اس کے جس کو میں پہناؤں لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں لہٰذا مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔ میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے نفع پہنچانا چاہو تو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، سب اُس شخص کی طرح ہو جائیں جس کے دل میں تم

میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے تو یہ بات میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں کرسکتی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، اُس شخص کی طرح ہوجائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر و فاسق ہے تو یہ چیز میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں کرسکتی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، سب ایک کھلے میدان میں جمع ہوکر مجھ سے سوال کریں، اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا کردوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی کمی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے، (اور یہ کمی کوئی کمی نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں بھی سب کو دے دینے سے کچھ کمی نہیں آتی) میرے بندو! تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لئے محفوظ کررہا ہوں، پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ لہٰذا جو شخص (اللہ کی توفیق سے) نیک عمل کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، اور جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے (کیونکہ اس سے گناہ کا سرزد ہونا نفس ہی کے تقاضے سے ہوا)۔ (مسلم)

﴿ 76 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَا یَنَامُ وَلَایَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَنَامَ، یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ، یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّھَارِ، وَعَمَلُ النَّھَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ، حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَہٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْھِہٖ مَا انْتَھٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ

رواہ مسلم، باب فی قولہ علیہ السلام: ان اللّٰہ لاینام......، رقم:٤٤٥

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ہمیں پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: (۱) اللہ تعالیٰ نہ سوتے ہیں اور سونا ان کی شان کے مناسب (بھی) نہیں، (۲) روزی کو کم اور کشادہ فرماتے ہیں۔ (۳) اُن کے پاس رات کے اعمال دن سے پہلے، (۴) دن کے اعمال رات سے پہلے پہنچ جاتے ہیں، اور (۵) (ان کے اور مخلوق کے درمیان) پردہ اُن کا نور ہے۔ اگر وہ یہ پردہ اٹھادیں تو جہاں تک مخلوق کی نظر جائے ان کی ذات کے انوار سب کو جلاڈالیں۔ (مسلم)

﴿ 77 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ مُنْذُ یَوْمَ خَلَقَہٗ صَآفًّا قَدَمَیْہِ لَا یَرْفَعُ بَصَرَہٗ، بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی سَبْعُوْنَ نُوْرًا،

مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْمِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ. مصابیح السنة للبغوی وعده من الحسان ٤/٣١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب سے اسرافیل علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے وہ دونوں پاؤں برابر کئے کھڑے ہیں نظر اوپر نہیں اٹھاتے۔ ان کے اور پروردگار کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں، ہر پردہ ایسا ہے کہ اگر اسرافیل اس کے قریب بھی جائیں تو جل کر راکھ ہو جائیں۔ (مصابیح السنۃ)

﴿ 78 ﴾ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفىٰ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ؟فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَا حْتَرَقْتُ. مصابیح السنة للبغوی وعده من الحسان ٤/٣٠

حضرت زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا: کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ یہ سن کر جبرئیل علیہ السلام کانپ اٹھے اور عرض کیا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے اور ان کے درمیان تو نور کے ستر پردے ہیں اگر میں کسی ایک کے نزدیک بھی پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔ (مصابیح السنۃ)

﴿ 79 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰىٰ لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ،سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهٖ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَ يَرْفَعُ. رواه البخاری، باب قوله وکان عرشه علی الماء،رقم: ٤٦٨٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم خرچ کرو میں تمہیں دوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ یعنی اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کا مسلسل خرچ اس خزانہ کو کم نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور (اس سے بھی پہلے جب کہ) ان کا عرش پانی پر تھا کتنا خرچ کیا ہے (اس کے باوجود) ان کے خزانہ میں کچھ کمی نہیں ہوئی، تقدیر کے اچھے برے فیصلوں کا ترازو ان ہی کے ہاتھ میں ہے۔ (بخاری)

﴿ 80 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ، وَ يَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ؟

رواه البخاری، باب قول اللّٰه تعالٰی ملك الناس، رقم:۷۳۸۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنے قبضہ میں لیں گے اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ (بخاری)

﴿ 81 ﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ، اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلّٰهِ سَاجِدًا، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَااَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ، لَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی قول النبی ﷺ لو تعلمون ......، رقم: ۲۳۱۲

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان (عظمتِ الٰہی کے بوجھ سے) چرچراتا ہے (جیسے کہ چارپائی وغیرہ وزن سے بولنے لگتی ہے) اور آسمان کا حق ہے کہ وہ چرچرائے (کہ عظمت کا بوجھ بہت ہوتا ہے) اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی کوئی جگہ خالی نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ رکھے ہوئے ہو۔ اللہ کی قسم! اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے، اور بستروں پر اپنی بیویوں سے لطف اندوز نہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے ویرانوں میں نکل جاتے۔ کاش میں ایک درخت ہوتا جو (جڑ سے) کاٹ دیا جاتا۔ (ترمذی)

﴿ 82 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ

الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِی الْمُبْدِیُٔ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِی الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِی الْمُتَعَالِی الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِی الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِی الْبَدِیْعُ الْبَاقِی الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ.

رواه الترمذی وقال : هذا حدیث غریب، باب حدیث فی اسماء اللّٰه......، رقم: ۳۵۰۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو۔ جس نے ان کو خوب اچھی طرح یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی مالک ومعبود نہیں۔ اس کے ننانوے صفاتی نام یہ ہیں:-

اَلرَّحْمٰنُ	بے حد رحم کرنے والا	اَلرَّحِیْمُ	نہایت مہربان
اَلْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ	ہر عیب سے پاک
اَلسَّلَامُ	ہر آفت سے سلامت رکھنے والا	اَلْمُؤْمِنُ	امن وایمان عطا فرمانے والا
اَلْمُهَیْمِنُ	پوری نگہبانی فرمانے والا	اَلْعَزِیْزُ	سب پر غالب
اَلْجَبَّارُ	خرابی کا درست کرنے والا	اَلْمُتَکَبِّرُ	بہت بڑائی اور عظمت والا
اَلْخَالِقُ	پیدا فرمانے والا	اَلْبَارِیُٔ	ٹھیک ٹھیک بنانے والا
اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ	گناہوں کا بہت زیادہ بخشنے والا
اَلْقَهَّارُ	سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا	اَلْوَهَّابُ	سب کچھ عطا کرنے والا
الرَّزَّاقُ	بہت بڑا روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ	سب کیلئے رحمت کے دروازے کھولنے والا
اَلْعَلِیْمُ	سب کچھ جاننے والا	اَلْقَابِضُ	تنگی کرنے والا
اَلْبَاسِطُ	فراخی کرنے والا	اَلْخَافِضُ	پست کرنے والا
اَلرَّافِعُ	بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ	عزت دینے والا

اَلْمُذِلُّ	ذلت دینے والا	اَلسَّمِیْعُ	سب کچھ سننے والا
اَلْبَصِیْرُ	سب کچھ دیکھنے والا	اَلْحَکَمُ	اٹل فیصلے والا
اَلْعَدْلُ	سراپا عدل وانصاف	اَللَّطِیْفُ	بھیدوں کا جاننے والا
اَلْخَبِیْرُ	ہر بات سے باخبر	اَلْحَلِیْمُ	نہایت بردبار
اَلْعَظِیْمُ	بڑی عظمت والا	اَلْغَفُوْرُ	بہت بخشنے والا
اَلشَّکُوْرُ	قدردان (تھوڑے پر بہت دینے والا)	اَلْعَلِیُّ	بلند مرتبہ والا
اَلْکَبِیْرُ	بہت بڑا	اَلْحَفِیْظُ	حفاظت کرنے والا
اَلْمُقِیْتُ	سب کو زندگی کا سامان عطا کرنے والا	اَلْحَسِیْبُ	سب کے لئے کافی ہوجانے والا
اَلْجَلِیْلُ	بڑی بزرگی والا	اَلْکَرِیْمُ	بے مانگے عطا فرمانے والا
اَلرَّقِیْبُ	نگراں	اَلْمُجِیْبُ	قبول فرمانے والا
اَلْوَاسِعُ	وسعت رکھنے والا	اَلْحَکِیْمُ	بڑی حکمتوں والا
اَلْوَدُوْدُ	اپنے بندوں کو چاہنے والا	اَلْمَجِیْدُ	عزت وشرافت والا
اَلْبَاعِثُ	زندہ کرکے قبروں سے اُٹھانے والا	اَلشَّہِیْدُ	ایسا حاضر جو سب کچھ دیکھتا ہے اور جانتا ہے
اَلْحَقُّ	اپنی ساری صفات کے ساتھ موجود	اَلْوَکِیْلُ	کام بنانے والا
اَلْقَوِیُّ	بڑی طاقت وقوت والا	اَلْمَتِیْنُ	بہت مضبوط
اَلْوَلِیُّ	سرپرست ومددگار	اَلْحَمِیْدُ	تعریف کا مستحق
اَلْمُحْصِیْ	سب مخلوقات کے بارے میں پوری معلومات رکھنے والا	اَلْمُبْدِئُ	پہلی بار پیدا کرنے والا
اَلْمُعِیْدُ	دوبارہ پیدا کرنے والا	اَلْمُحْیِیْ	زندگی بخشنے والا
اَلْمُمِیْتُ	موت دینے والا	اَلْحَیُّ	ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا
اَلْقَیُّوْمُ	سب کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا	اَلْوَاجِدُ	سب کچھ اپنے پاس رکھنے والا یعنی ہر چیز اس کے خزانے میں ہے

اَلْمَاجِدُ	بڑائی والا	اَلْوَاحِدُ	ایک
اَلْاَحَدُ	اکیلا	اَلصَّمَدُ	سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج
اَلْقَادِرُ	بہت زیادہ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ	سب پر کامل اقتدار رکھنے والا
اَلْمُقَدِّمُ	آگے کر دینے والا	اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے کر دینے والا
اَلْاَوَّلُ	سب سے پہلے	اَلْآخِرُ	سب کے بعد یعنی جب کوئی نہ تھا، کچھ نہ تھا، جب بھی وہ موجود تھا اور جب کوئی نہ رہے گا کچھ نہ رہے گا وہ اس وقت اور اس کے بعد بھی موجود رہے گا۔
اَلظَّاهِرُ	بالکل ظاہر یعنی دلائل کے اعتبار سے اُس کا وجود بالکل ظاہر ہے	اَلْبَاطِنُ	نگاہوں سے اوجھل
اَلْوَالِي	ہر چیز کا ذمہ دار	اَلْمُتَعَالِي	مخلوق کی صفات سے برتر
اَلْبَرُّ	بڑا محسن	اَلتَّوَّابُ	توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا
اَلْمُنْتَقِمُ	مجرمین سے بدلہ لینے والا	اَلْعَفُوُّ	بہت معافی دینے والا
اَلرَّؤُوْفُ	بہت شفقت رکھنے والا	مَالِكُ الْمُلْكِ	سارے جہاں کا مالک
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	عظمت وجلال اور انعام و اکرام والا	اَلْمُقْسِطُ	حقدار کا حق ادا کرنے والا
اَلْجَامِعُ	ساری مخلوق کو قیامت کے دن یکجا کرنے والا	اَلْغَنِيُّ	خود بے نیاز جس کو کسی سے کوئی حاجت نہیں
اَلْمُغْنِيُ	اپنی عطا کے ذریعہ بندوں کو بے نیاز کر دینے والا	اَلْمَانِعُ	روک دینے والا
اَلضَّارُّ	(اپنی حکمت اور مشیت کے تحت) ضرر پہنچانے والا	اَلنَّافِعُ	نفع پہنچانے والا

اَلنُّوْرُ	سراپا نور اور نور بخشنے والا	اَلْهَادِي	سیدھا راستہ دکھانے اور اس پر چلانے والا
اَلْبَدِيْعُ	بلا نمونہ بنانے والا	اَلْبَاقِي	ہمیشہ رہنے والا (جس کو کبھی فنا نہیں)
اَلْوَارِثُ	سب کے فنا ہو جانے کے بعد باقی رہنے والا	اَلرَّشِيْدُ	صاحبِ رُشد و حکمت (جس کا ہر فعل اور فیصلہ درست ہے)
اَلصَّبُوْرُ	بہت برداشت کرنے والا (کہ بندوں کی بڑی سے بڑی نافرمانیوں دیکھتا ہے اور فوراً عذاب بھیج کر ان کو تہس نہس نہیں کر دیتا) (ترمذی)		

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جو قرآنِ کریم یا دیگر روایات میں مذکور ہیں جن میں سے ننانوے اس حدیث میں ہیں۔ (مظاہر حق)

﴿ 83 ﴾ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَامُحَمَّدُ ! اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾. (رواه احمد ٥/١٣٤)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشرکین نے نبی کریم ﷺ سے کہا: اے محمد! ہمیں اپنے پروردگار کا نسب تو بتلایئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت (سورہ اخلاص) نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: آپ کہہ دیجیے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے اور بے نیاز ہے، اُس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 84 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ): كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ،اَمَّا تَكْذِيْبُهُ اِيَّايَ اَنْ يَقُوْلَ: اِنِّيْ لَنْ اُعِيْدَهُ كَمَا بَدَاْتُهُ، وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ اَنْ يَقُوْلَ: اتَّخَذَاللّٰهُ وَلَدًا، وَاَنَا الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِيْ كُفُوًا اَحَدٌ. رواه البخاري، باب قوله الله الصمد، رقم: ٤٩٧٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیثِ قُدسی میں اپنے رب کا یہ ارشادِ مُبارک نقل فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے

مناسب نہیں تھا اور مجھے برا بھلا کہا حالانکہ اُسے اس کا حق نہیں تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا جیسا کہ میں نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، اور اس کا برا بھلا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ہے حالانکہ میں بے نیاز ہوں نہ میری کوئی اولاد ہے نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر کا ہے۔ (بخاری)

﴿ 85 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَ لُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ: هٰذَا خلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ ؟ فَاِذَا قَالُوا ذٰلِكَ فَقُوْلُوا: اَللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ، ثُمَّ لْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْیَسْتَعِذْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ . رواه ابو داؤد، مشکوۃ المصابیح،رقم : ۷۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ ہمیشہ (اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں) ایک دوسرے سے پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ (نعوذ باللہ) جب لوگ یہ بات کہیں تو تم یہ کلمات کہو: اَللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ **ترجمہ:** اللہ تعالیٰ ایک ہیں، اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں سب ان کے محتاج ہیں نہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہیں۔ اور نہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہمسر ہے۔ پھر اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود کی پناہ مانگے۔

(ابوداؤد، مشکوٰۃ المصابیح)

﴿ 86 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ آدَمَ، یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ، بِیَدِی الْاَمْرُ، اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ.

رواه البخاری، باب قول اللّٰه تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام اللّٰه، رقم: ۷۴۹۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دینا چاہتا ہے، زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے حالانکہ زمانہ (کچھ نہیں وہ) تو میں ہی ہوں، میرے ہی ہاتھ میں (زمانے کے) تمام معاملات ہیں، میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو گردش دیتا ہوں۔ (بخاری)

﴿ 87 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی سَمِعَہٗ مِنَ اللّٰہِ، یَدَّعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْھِمْ وَیَرْزُقُھُمْ.

رواہ البخاری، باب قول اللّٰہ تعالٰی ان اللّٰہ ھو الرزاق......، رقم: ۷۳۷۸

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکلیف دہ بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ برداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ مشرکین اس کے بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور پھر بھی وہ انہیں عافیت دیتا ہے اور روزی عطا کرتا ہے۔ (بخاری)

﴿ 88 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِیْ کِتَابِہٖ فَھُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ.

رواہ مسلم، باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی......، رقم: ۶۹۶۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا ''میری رحمت میرے غصہ سے بڑھی ہوئی ہے''۔ یہ تحریر ان کے سامنے عرش پر موجود ہے۔ (مسلم)

﴿ 89 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ، وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ، مَا قَنِطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ.

رواہ مسلم، باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی......، رقم: ۶۹۷۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اگر مؤمن کو اُس سزا کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں نافرمانوں کے لئے ہے تو اس کی جنت کی کوئی امید نہ رکھے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے تو اس کی جنت سے کوئی نا اُمید نہ ہو۔ (مسلم)

﴿ 90 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ، اَنْزَلَ مِنْھَا رَحْمَۃً وَاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَھَائِمِ وَالْھَوَامِّ، فَبِھَا یَتَعَاطَفُوْنَ، وَ بِھَا یَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِھَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِھَا، وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً، یَرْحَمُ بِھَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

رواہ مسلم، باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی......، رقم: ۶۹۷۴

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔ (رقم: ٦٩٧٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سو رحمتیں ہیں۔ اُس نے اُن میں سے ایک رحمت جن وانس، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان اتاری ہے۔ اُسی ایک حصہ کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر نرمی اور رحم کرتے ہیں، اُسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر شفقت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو قیامت کے دن کے لئے رکھا ہے کہ اِن کے ذریعہ اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنی اِن ننانوے رحمتوں کو اِس دنیوی رحمت کے ساتھ ملا کر مکمل فرمائیں گے (پھر سو کی سو رحمتوں کے ذریعے اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے)۔ (مسلم)

﴿ 91 ﴾ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: قُدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِسَبْيٍ، فَإِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْيِ، تَبْتَغِيْ، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ، اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا وَ اللهِ اَوَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا۔ رواہ مسلم، باب فی سعة رحمة اللّٰہ تعالیٰ ......، رقم: ٦٩٧٨

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی لائے گئے۔ ان میں ایک عورت پر نظر پڑی جو اپنا بچہ تلاش کرتی پھر رہی تھی۔ جونہی اُسے بچہ ملا اُس نے اُسے اٹھا کر اپنے پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا۔ نبی کریم ﷺ نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں، خصوصاً جبکہ اُسے بچے کو آگ میں نہ ڈالنے کی قدرت بھی ہے (کوئی مجبوری نہیں)۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عورت اپنے بچے پر جتنا رحم و پیار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ رحم و پیار کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿ 92 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ صَلٰوةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ: لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللهِ۔

رواہ البخاری، باب رحمة الناس والبھائم، رقم: ٦٠١٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ ایک دیہات کے رہنے والے (نومسلم) نے نماز میں ہی کہا: اے اللہ! (صرف) مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر، ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو اس دیہات کے رہنے والے سے فرمایا: تم نے بڑی وسیع چیز کو تنگ کر دیا (گھبراؤ نہیں! رحمت تو اتنی ہے کہ سب پر چھا جائے پھر بھی تنگ نہ ہو تم ہی اسے تنگ سمجھ رہے ہو)۔ (بخاری)

﴿ 93 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ، ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ، اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ. رواه مسلم ،باب وجوب الإیمان ......،رقم:٣٨٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں کوئی شخص یہودی یا عیسائی ایسا نہیں جو میری (نبوت کی) خبر سنے پھر اس دین پر ایمان نہ لائے جس کو دیکر مجھے بھیجا گیا ہے، اور (اسی حال پر) مرجائے تو یقیناً وہ دوزخیوں میں ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 94 ﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَاقَالَ: جَاءَ تْ مَلَائِكَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ، فَقَالُوا: اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلاً، قَالَ: فَاضْرِبُوا لَهٗ مَثَلاً، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا وَجَعَلَ فِیْهَا مَاْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِیًا، فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ، وَمَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ یَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ یَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ، فَقَالُوا: اَوِّلُوْهَا لَهٗ یَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ، فَقَالُوا: فَالدَّارُ: الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِیْ: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ اَطَاعَ اللہَ، وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَی اللہَ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ. رواه البخاري، باب الإقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ رقم:٧٢٨١

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کچھ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے۔ فرشتوں نے آپس میں

کہا: آپ سوئے ہوئے ہیں۔ کسی فرشتے نے کہا: آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر آپس میں کہنے لگے تمہارے اِن ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں ایک مثال ہے، اس کو ان کے سامنے بیان کرو۔ دوسرے فرشتوں نے کہا: وہ تو سو رہے ہیں (لہٰذا بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) ان میں سے بعض نے کہا: بے شک آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر فرشتے ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا اور اس میں دعوت کا انتظام کیا۔ پھر لوگوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا، جس نے اس بلانے والے کی بات مان لی وہ مکان میں داخل ہوگا اور کھانا بھی کھائے گا اور جس نے اس بلانے والے کی بات نہ مانی وہ نہ مکان میں داخل ہوگا اور نہ ہی کھانا کھائے گا یہ سن کر فرشتوں نے آپس میں کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تاکہ یہ سمجھ لیں۔ بعض نے کہا: یہ تو سو رہے ہیں (وضاحت کرنے سے کیا فائدہ؟) دوسروں نے کہا: آنکھیں سو رہی ہیں مگر دل تو بیدار ہے۔ پھر کہنے لگے: وہ مکان جنت ہے (جسے اللہ تعالیٰ نے بنایا اور اس میں مختلف نعمتیں رکھ کر دعوت کا انتظام کیا) اور (اس جنت کی طرف) بلانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی (لہٰذا وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہاں کی نعمتیں حاصل کریگا) اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (لہٰذا وہ جنت کی نعمتوں سے محروم رہے گا) محمد صلی اللہ علیہ سلم نے لوگوں کی دو قسمیں بنا دیں (ماننے والے اور نہ ماننے والے)۔ (بخاری)

فائدہ: حضراتِ انبیاء علیہم السلام کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کی نیند عام انسانوں کی نیند سے مختلف ہوتی ہے۔ عام انسان نیند کی حالت میں بالکل بے خبر ہوتے ہیں جب کہ انبیاء نیند کی حالت میں بھی بالکل بے خبر نہیں ہوتے۔ ان کی نیند کا تعلق صرف آنکھوں سے ہوتا ہے دل نیند کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے جڑا رہتا ہے۔ (بذل المجہود)

﴿ 95 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِیْ اِنِّیْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَیَّ، وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ

اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ.

رواه البخاري باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ،رقم:۷۲۸۳

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور اِس دین کی مثال جواللہ تعالیٰ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اس شخص کی سی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے اور میں ایک سچا ڈرانے والا ہوں لہٰذا نجات کی فکر کرو۔ اس پر اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے تو اس کا کہنا مانا اور آہستہ آہستہ رات میں ہی چل پڑے اور دشمن سے نجات پالی۔ کچھ لوگوں نے اس کو جھوٹا سمجھا اور صبح تک اپنے گھروں میں رہے۔ دشمن کا لشکر صبح ہوتے ہی ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات مان لی اور میرے لائے ہوئے دین کی پیروی کی (وہ نجات پا گیا) اور یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات نہ مانی اور اس دین کو جھٹلا دیا جس کو میں لے کر آیا ہوں (وہ ہلاک ہوگیا)۔ (بخاری)

فائدہ: چونکہ عربوں میں صبح سویرے حملہ کرنے کا رواج تھا اس وجہ سے دشمن کے حملے سے محفوظ رہنے کے لئے راتوں رات سفر کیا جاتا تھا۔

﴿ 96 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّیْ مَرَرْتُ بِاَخٍ لِّیْ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَتَبَ لِیْ جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ، أَلَا أَعْرِضُهَا عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِیْ ابْنَ ثَابِتٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اَلَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: رَضِيْنَا بِاللهِ تَعَالٰى رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا، قَالَ:فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ،لَوْ اَصْبَحَ فِيْكُمْ مُوْسٰى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ، اِنَّكُمْ حَظِّیْ مِنَ الْاُمَمِ وَاَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ. رواه احمد ٤/٢٦٥

حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اپنے ایک بھائی کے پاس سے گذر ہوا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ میں سے ہے۔ اس نے (میرے فائدہ کی غرض سے) تورات سے کچھ جامع باتیں لکھ کردی ہیں، اجازت ہو تو آپ کے سامنے پیش کردوں؟ حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا میں نے کہا: عمر! کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار نہیں دیکھ رہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا اور عرض کیا ''رَضِینَا بِاللهِ تَعَالیٰ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم رَسُوْلاً'' ہم اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہو چکے ہیں۔ یہ کلمات سن کر آپؐ کے چہرہ سے غصہ کا اثر زائل ہوا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر موسیٰ (علیہ السلام) تم میں موجود ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرتے تو یقیناً گمراہ ہو جاتے۔ امتوں میں سے تم میرے حصے میں آئے ہو اور نبیوں میں سے میں تمہارے حصے میں آیا ہوں (لہٰذا تمہاری کامیابی میری ہی اتباع میں ہے)۔ (مسند احمد)

﴿ 97 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: كُلُّ اُمَّتِیْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَنْ يَاْبٰی؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی. رواه البخاری، باب الإقتداء بسنن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۷۲۸۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کر دیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! (جنت میں جانے سے) کون انکار کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔ (بخاری)

﴿ 98 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ. رواه البغوی فی شرح السنة ۱/۲۱۳، قال النووی: حدیث صحیح، رویناه فی کتاب الحجة باسناد صحیح، جامع العلوم والحکم ص ۳٦٤

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی نفسانی چاہتیں اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جس کو میں لے کر آیا ہوں۔ (شرح السنۃ)

﴿ 99 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ، وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في الاخذ بالسنة......،رقم: ٢٦٧٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! اگر تم صبح وشام (ہر وقت) اپنے دل کی یہ کیفیت بنا سکتے ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے بارے میں ذرا بھی کھوٹ نہ ہو تو ضرور ایسا کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! یہ بات میری سنت میں سے ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

﴿100﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا اُخْبِرُوا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوا: وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّا اَنَا فَاَنَا اُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَجَاءَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ، وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ، وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ. رواه البخاري، باب الترغيب في النكاح، رقم: ٥٠٦٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھنے کے لئے تین شخص ازواجِ مطہرات کے پاس آئے۔ جب ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال بتایا گیا تو انہوں نے آپ کی عبادت کو تھوڑا سمجھا اور کہا: ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں (اگر ہوں بھی تو) معاف فرمادی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا، اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا، کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ (ان میں آپس میں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ باتیں کہی ہیں؟

غور سے سنو، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے لہٰذا) جس نے میرے طریقہ سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (بخاری)

﴿101﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ.

رواہ الطبرانی باسناد لا باس به،الترغیب ۱/ ۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس نے میرے طریقے کو میری امت کے بگاڑ کے وقت مضبوطی سے تھامے رکھا اُسے شہید کا ثواب ملے گا۔

(طبرانی،ترغیب)

﴿102﴾ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَرَكْتُ فِیْكُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِیِّهٖ.

رواہ الإمام مالک فی الموطاء النھی عن القول فی القدر ص ۷۰۲

حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔

(موطا امام مالک)

﴿103﴾ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَبِمَاذَا تَعْهَدُ اِلَیْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اُوْصِیْكُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ، فَاِنَّهٗ مَنْ یَعِشْ مِنْكُمْ یَرَ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا، وَاِیَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَیْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ،عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

رواہ الترمذی، وقال: ھذاحدیث حسن صحیح،باب ماجاء فی الاخذ بالسنة الجامع الترمذی ۵۲/۲ طبع فاروقی کتب خانه،ملتان

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن صبح کی نماز کے بعد ایسے مؤثر انداز میں نصیحت فرمائی کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور دلوں میں خوف پیدا ہوگیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو رخصت ہونے والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے پھر آپ ہمیں کس چیز کی وصیت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی اور (امیر کی بات) سننے اور ماننے کی وصیّت کرتا ہوں اگر چہ وہ امیر حبشی غلام ہو۔ تم میں جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلافات دیکھے گا۔ تم دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو کیونکہ ہر نئی بات گمراہی ہے۔ لہٰذا تم ایسا زمانہ پاؤ تو میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ (ترمذی)

﴿104﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ : يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ،قَالَ: لَا، وَاللهِ! لَا آخُذُهُ اَبَدًا، وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ . رواه مسلم، باب تحريم خاتم الذهب ......،رقم: ٥٤٧٢

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: (کتنی تعجب کی بات ہے کہ) تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتا ہے یعنی جو شخص اپنے ہاتھوں میں سونے کی کوئی چیز پہنے گا اُس کا ہاتھ دوزخ میں چلا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: اپنی انگوٹھی لے لو (اور) اس (کو بیچ کر یا ہدیہ کر کے اس) سے فائدہ اٹھالو! اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں، جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہو میں اُس کو کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔ (مسلم)

﴿105﴾ قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْغَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا. رواه البخارى، باب تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا، رقم: ٥٣٣٤